سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سوموار، 22۔فروری 2016

(یوم الاثنین، 13۔جمادی الاوّل 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19: شمارہ 17

1721

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

(اے) اورنج لائن ٹرین پر عام بحث کا سمیٹنا

(بی) آبپاشی پر عام بحث

ایک وزیر آبپاشی پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

1723

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

سوموار، 22-فروری 2016

(یوم الاثنین، 13-جمادی الاوّل 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝٤٠ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝٤١
يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۝٤٢ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ۝٤٣
إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ۝٤٤ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ۝٤٥
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۝٤٦

سورة النّٰزعات آیات 40تا46

اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا(40) اس کا ٹھکانہ بہشت ہے (41)(اے پیغمبر لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا؟ (42) سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو(43) اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو (معلوم ہے)(44) جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہو(45) جب وہ اس کو دیکھیں گے (تو ایسا خیال کریں گے) کہ گویا(دنیا میں صرف)ایک شام یا صبح رہے تھے(46)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ دنیا اِک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
ہر اِک موج بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے
زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس ایک بستی میں
یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے
شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمد کی غلامی کا
وہ میرے دِل میں رہتے ہیں میرا دِل مدینہ ہے
مدینے کے مسافر تجھ پہ میرے جان و دِل قرباں
تیری آنکھیں بتاتی ہیں تیری منزل مدینہ ہے

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک اور ترقی خواتین سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2813 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ترقی خواتین کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2813: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ترقی خواتین کے کتنے دفاتر لاہور میں کس کس علاقہ میں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خواتین کی ترقی کے لئے خرچ کی گئی، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) 14-2013 کے دوران کتنی رقم ترقی خواتین لاہور کے لئے دی گئی ہے اور اس رقم سے کون کون سے کام سرانجام دیئے جا رہے ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحید الدین):

(الف) ضلع لاہور میں ورکنگ وومن ہاسٹل کی تعداد چار ہے اور ان کے ایڈریس مندرجہ ذیل ہیں:

i. ورکنگ وومن ہاسٹل M-12 ماڈل ٹاؤن لاہور

ii. ورکنگ وومن ہاسٹل، 46 سوک سنٹر مون مارکیٹ گلشن راوی، لاہور

iii. ورکنگ وومن ہاسٹل، 598-C/2 ٹاؤن شپ، لاہور

iv. ورکنگ وومن ہاسٹل، کچا لارنس روڈ نزد جناح پارک، لاہور

(ب) سال 12-2011 میں ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ سوشل ویلفیئر کے زیر سایہ کام کر رہا تھا اور مارچ 2012 میں محکمہ ترقی خواتین قائم ہوا لہذا سال 12-2011 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی۔

سال13-2012 میں43.5 ملین خواتین کی ترقی کے لئے خرچ کئے گئے۔اس ضمن میں ہاسٹلز میں عدم دستیاب سہولیات فراہم کی گئیں۔

(ج) 14-2013 میں11.4 ملین رقم خواتین کی ترقی کے لئے دی گئی جو کہ ریگولر بجٹ کے علاوہ عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کی مد میں خرچ کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں اس سوال کے بارے میں معزز منسٹر صاحبہ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہوں گی کہ یہ سوال 2013 میں جمع کروایا گیا تھا جس کا جواب 2016 میں آیا ہے۔کیا اس سلسلے میں منسٹر صاحبہ نے کوئی action لیا ہے یا ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہے کہ یہ جواب دیر سے کیوں آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جواب 19 تاریخ کو دے دیا ہے۔اب آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔جب ان کے محکمے کا دن آیا ہے تو اس وقت ہی جواب دینا تھا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کی کمزوری تو نظر آتی ہے ناں۔جز (الف) میں ان سے سوال کیا تھا کہ ترقی خواتین کے کتنے دفاتر لاہور کے کس کس علاقے میں قائم کئے گئے ہیں جس کے جواب میں دفاتر کی بجائے وومن ورکنگ ہاسٹل mention کر دیا ہے۔میں پوچھنا چاہوں گی کہ میرا سوال تو دفاتر کے متعلق تھا جبکہ جواب ہاسٹل کے بارے میں انہوں نے دے دیا ہے۔یہ محکمہ کی ایک اور غلطی میں بتا رہی ہوں تو یہ اس irresponsibility پر ڈیپارٹمنٹ کو کچھ تو سوال کریں ناں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! انہوں نے دفاتر کے متعلق پوچھا ہے لیکن جواب میں کچھ اور ہے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے سوال کیا تھا کہ 2013 کا سوال تھا اور اس کا جواب۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا میں نے جواب دے دیا ہے۔آپ اس کو چھوڑ دیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! ورکنگ وومن ہاسٹل اور ڈائریکٹوریٹ کا انہوں نے شامل نہیں کیا ہوا تھا تو ڈائریکٹوریٹ اور سیکرٹری آفس لاہور کے اندر موجود ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ آفس 15 Wahdat Road اور سیکرٹری آفس 184 Scotch Corner, Upper Mall لاہور پر موجود ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں جواب ہے کہ 43.5 ملین کا بجٹ دیا گیا تھا وہ ہاسٹل میں عدم دستیاب facilities missing پر خرچ کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا یہ تمام بجٹ یعنی وومن ڈویلپمنٹ کا پورا بجٹ facilities missing پر utilize ہوا ہے یا اس کے علاوہ بھی کسی چیز پر ہوا ہے اور اگر یہ facilities missing پر ہوا تو اس کی تفصیل بتا دیں کہ کس کس چیز پر خرچ ہوا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! چونکہ 8-مارچ 2012 کو وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ establish ہوا تھا اور یہ پہلا بجٹ ہے۔ اس کے اندر کل 16 ہاسٹل ہیں جن میں سے 10 ہاسٹل سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے ملے تھے جن کی facilities missing کے لئے خرچ ہوا۔ اس کے علاوہ ہم نے ساہیوال میں ایک نئی بلڈنگ ورکنگ وومن ہاسٹل کے لئے تعمیر کی۔ اسی طرح پانچ ورکنگ وومن ہاسٹل مختلف اضلاع میں buildings rented کے اوپر شروع کئے جہاں پر فرنیچر اور equipment's کے لئے خرچ کئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے facilities missing کی تھوڑی سی detail مانگی تھی کہ فرنیچر کے علاوہ کون کون سی facilities ہیں جن پر خرچ کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! اس کی detail میں کمپیوٹرز ہیں، واشنگ مشین، ریفریجریٹر، گیزر، سی سی ٹی وی کیمرے، یو پی ایس، کوکنگ، آفیسر ٹیبل اور اس طرح کے بہت سارے 42 to 50 items ہیں اور انہیں اگر list چاہئے تو میں provide کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ list provide کرتیں تو ہم بھی کہتے کہ فلاں ضمیمہ دیکھ لیں۔ ڈاکٹر صاحبہ! اگر تفصیل چاہئے تو وہ آپ کو دے دیں گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ورکنگ وومن ہاسٹل کا ذکر کیا ہے تو کتنی خواتین اس وقت لاہور میں اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! یہ اس سے related question نہیں ہے لیکن لاہور کے اندر 150 کے لگ بھگ ورکنگ وومن مستفید ہو رہی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! لاہور اتنی بڑی آبادی کا اتنا بڑا شہر ہے تو کیا صرف 150 خواتین ہی اس سے استفادہ کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر: لاہور کے اندر یہ جو capacity جس طرح ایک ہاسٹل کے لئے زیادہ سے زیادہ 25 نمبرز وہاں رہ سکتے ہیں اور انہیں مزید تفصیل provide کر دوں گی لیکن ہر ہاسٹل وار کی مختلف capacity ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3039 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے برف خانوں میں گندے پانی سے بننے والی برف و دیگر تفصیلات

*3039: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر میں برف بنانے والے کارخانے برف بنانے کے لئے جو پانی استعمال کرتے ہیں اس کا کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے اور نہ ہی پینے کے قابل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب بڑے بڑے ہوٹلوں میں جوس serve کیا جاتا ہے جوس تو تازہ اور صاف ہوتا ہے لیکن جو برف استعمال ہوتی ہے وہ گندے پانی سے بنی ہوتی ہے اس کا واضح colour نظر آ رہا ہوتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس گھناؤنے اور انسان دشمن کاروبار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):

(الف) پنجاب فوڈاتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 کو پنجاب فوڈاتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لئے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔فی الوقت پنجاب فوڈاتھارٹی صرف ضلع لاہور میں کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔یہ بات درست نہ ہے کہ ضلع لاہور میں برف بنانے والے کارخانوں میں استعمال ہونے والے پانی کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہ ہے۔ ضلع لاہور کے 9ٹاؤنز میں پنجاب فوڈاتھارٹی کی ٹیمیں اس سلسلہ میں اپنا کردار بڑی مستعدی سے ادا کر رہی ہیں۔

2۔جولائی 2012 سے لے کر اب تک ضلع لاہور میں پنجاب فوڈاتھارٹی کی ٹیموں کی جانب سے ناقص صفائی اور گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے 20 برف کے کارخانوں کو seal کیا گیا تاکہ لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔اس سلسلہ میں ٹاؤن وار رپورٹ منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا پیراگراف میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں خوراک کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے اپنا کردار بلاامتیاز ادا کر رہی ہیں اور ناقص، ملاوٹ شدہ، انسانی صحت کے منافی خوراک بنانے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈاتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنز میں، ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلاامتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جارہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے پنجاب فوڈاتھارٹی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے پنجاب کے مزید اضلاع فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ میں بھی کام کرنے کی اجازت دے دی ہے جس سلسلہ میں مذکورہ بالا اضلاع میں بھی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! برف کے کارخانوں سے متعلق دی گئی رپورٹ میں لکھا ہے کہ 2۔جولائی 2012 کو فوڈ اتھارٹی ایکٹ کے تحت پنجاب فوڈ اتھارٹی معرض وجود میں آئی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2۔جولائی 2012 سے پہلے کون ان برف خانوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ گندا پانی برف بنانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں یا نہیں، اس سے پہلے کیا کارروائی ہوئی ہے اور جولائی 2012 میں تو یہ اتھارٹی بن گئی لیکن اس سے پہلے کیا ہو رہا تھا؟

جناب سپیکر: جب انہوں نے اتھارٹی بنائی اس وقت سے آپ کو بتا دیا ہے آپ اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں اور سوال یہی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے کا آپ کو کیا فائدہ؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں سوال پڑھ دیتا ہوں کہ کیا درست ہے کہ پنجاب بھر میں برف بنانے والے کارخانے جو پانی استعمال کر رہے ہیں اس کا نہ کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے اور نہ ہی پینے کے قابل ہے؟ میں نے تو ٹائم پوچھا ہی نہیں تھا تو یہ مجھے 1947 سے بھی بتا دیتے تو میں نے کون سا انکار کر دینا تھا۔ میں تو 2011 سے پوچھ رہا ہوں کہ اس وقت کیا ہو رہا تھا؟

جناب سپیکر: اگر آپ کے سوال کا جواب وہ دے سکتے ہیں تو میں پوچھ لیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی سے پہلے یہ ضلعی حکومت کے پاس تھا اور ڈی سی اوز انہیں چیک کرتے تھے۔ یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں تھا۔ ابھی 2015 میں پیور فوڈ آرڈیننس ترمیمی بل آیا ہے جس کے بعد ابھی یہ پورا پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس آ گیا ہے اور اس سلسلے میں تمام ڈی سی اوز کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ برف کے کارخانوں کو چیک کریں اور لاہور کے اندر 100 فیصد برف کے کارخانوں میں فلٹریشن پلانٹ لگ چکے ہیں اور باقی پنجاب میں اس پر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جواب میں کہا کہ لاہور کے برف خانوں کے اندر فلٹریشن پلانٹ لگ چکے ہیں تو میں انہیں ابھی اس سیشن کے بعد یا وقفہ سوالات کے بعد گلبرگ کے علاقے میں دو سے تین جگہوں پر لے کر جاؤں گا جہاں پر برف فروخت بھی ہو رہی ہے اور فلٹریشن پلانٹ

ہے بھی نہیں اس لئے اگر یہ میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو میں انہیں اپنے حلقہ میں لے جاکر انہیں دکھاتا ہوں کہ وہاں پر فلٹریشن پلانٹ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے پاس جو انفارمیشن ہے اس کے مطابق لاہور کے اندر فلٹریشن پلانٹ انسٹال ہو چکے ہیں اور اگر آپ نشاندہی کر رہے ہیں تو وہ کارخانے ہمیں بتا دیں ہم انہیں چیک کر کے آپ کو اس ایوان میں بتائیں گے کہ واقعی آپ جو بات کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر فلٹریشن پلانٹ انسٹال ہوئے ہیں کہ نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ اسی طرح جواب دیا گیا ہے کہ جب کہا جاتا ہے کہ سکولوں کے اندر فرنیچر ہے اور جاکر جب ان کے حالات دیکھتے ہیں تو نہیں ہوتا تو اسی طرح انہوں نے برف کے کارخانوں کے اندر صرف کہہ دیا کہ فلٹریشن پلانٹ، اس کا مطلب ہے کہ لگ نہیں گئے اور نہ ہی لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نشاندہی کر دیں اس کا وہ پوری طرح سے نوٹس لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لاہور میں شاید ہی کوئی برف کا کارخانہ ہو جس کے اوپر فلٹریشن پلانٹ ہو۔ یہ توجہ طلب بات ہے اور اس پر محکمہ خوراک کو فوری طور پر نوٹس لینا چاہئے اور تمام برف کے کارخانوں پر فلٹریشن پلانٹ ہنگامی بنیادوں پر چیک کرنے چاہئیں کیونکہ پانی کے مسئلے کے اوپر کوئی کمپرومائز نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جیسے معزز پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ 2015 میں اب یہ فوڈ اتھارٹی پورے پنجاب میں کام کرے گی تو کیا جس طرح عائشہ ممتاز نے لاہور میں سارے لاہور کو کھنگالا، بڑے بڑے ہوٹلوں میں چھاپے مار کر بتایا ہے کہ وہ ناقص کوالٹی کے

کھانے تیار کر رہے تھے تو کیا یہ اسی طرح پورے پنجاب میں اسے enforcement کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک اس پر لاہور کی طرح عملدر آمد ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کسی کا نام لئے بغیر آپ بات کریں۔ جو انہوں نے بات کی ہے میرا خیال ہے کہ اسے ریکارڈ کا حصہ بنانا بھی اچھا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! پیور فوڈ آرڈیننس کے بعد ابھی پورے پنجاب کے اندر anti-adulteration campaign چلائی گئی ہے اور اُس میں پورے پنجاب کے اندر تقریباً 5 کروڑ 5 لاکھ 26 ہزار 991 روپے جرمانہ کیا گیا ہے اور 28 ہزار 686 ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور 2 لاکھ 82 ہزار چار سو جگہیں business چیک کرنے کے بعد seal کی گئی ہیں مگر 2015 کے بعد پوری campaign پنجاب کے اندر چلائی گئی ہے اور اتنا جرمانہ اور اتنی جگہ کو seal کیا گیا ہے اور 28 ہزار ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کیا گیا تھا کہ یہ درست ہے کہ پنجاب بھر میں برف بنانے والے کارخانے، اب جو جواب آیا ہے یہ تمام جواب صرف لاہور پر ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر خوراک کی جو jurisdiction ہے وہ صرف لاہور میں ہے؟ اس سے پچھلے سوال میں بھی جواب اسی طرح آیا کہ سوال پوچھا گیا دفاتر کے بارے میں جواب آیا ہوسٹلز کے بارے میں دوسرے سوال میں پھر ایسے ہی ہے۔ یہ دو سوال ابھی تک ہوئے ہیں دونوں میں جوابات ہی غلط ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس پر ruling دیں کہ محکمہ تیار ہو کر آیا کرے at least جو basic اردو ہے یا انگریزی ہے اُس کا جواب تو ٹھیک آنا چاہئے یہ میری گزارش ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جواب دہندہ تو پورے پنجاب کے جواب دے رہے ہیں جو محکمے ہیں انہوں نے جو جواب دیئے ہیں وہی ٹھیک نہیں ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میرے بھائی بات صحیح کر رہے ہیں کہ لاہور کے متعلق صرف جواب دیا گیا ہے اس سے پہلے میں نے بتایا ہے کہ 2015 میں ordinance پاس کیا ہے اُس سے پہلے یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس تھا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں تھا اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کو deal کرتی تھی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: باؤ صاحب! مجھے آگے چلنے دیں مہربانی کریں اس پر بہت سوال ہو گئے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، جو آگے سوال آ رہے ہیں وہ بھی ضروری ہیں۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6070 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل سے متعلقہ تفصیل

*6070: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے وہ کون کون سے اضلاع ہیں جن میں ورکنگ وومن ہاسٹل موجود نہیں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وفاقی وزارت ترقی خواتین کی مدد سے ورکنگ وومن ہاسٹل کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس بلڈنگ میں سال 2001 سے محکمہ تعلیم اور لٹریسی کے دفاتر کام کر رہے ہیں، کیا محکمہ یہ بلڈنگ خالی کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(د) کیا محکمہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ورکنگ وومن ہاسٹل قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین):

(الف) محکمہ ترقی خواتین کے زیر سایہ صوبہ پنجاب میں 16 ہاسٹلز قائم کئے گئے جن کی تفصیل یہ ہے:

04 لاہور، 02 راولپنڈی ایک ایک گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور ساہیوال میں قائم کئے۔اس کے علاوہ صوبہ پنجاب میں محکمہ کا کوئی ہاسٹل موجود نہیں۔

(ب) محکمہ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی ہاسٹل نہ ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) فی الوقت محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری بھی گزارش وہی ہے جو راجہ صاحب نے کی ہے کہ یہ محکمے یا تو ہمیں پڑھانے آئے ہیں یا serious نہیں لیتے۔ جز (الف) میں میرا سوال ہے صوبہ پنجاب کے وہ کون کون سے اضلاع ہیں جن میں ورکنگ وومن ہاسٹل موجود نہیں ہیں؟ تو اس میں جواب یہ ہے کہ محکمہ ترقی خواتین کے زیر سایہ صوبہ پنجاب میں سولہ ہاسٹلز قائم کئے گئے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے تو اس میں سوال گندم جواب چنا۔

جناب سپیکر: دونوں کھانے کی چیزیں ہیں کوئی بات نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جی، وہ کیا جواب مانگ رہے ہیں، آپ بتائیں کون کون سے ایسے اضلاع ہیں جن میں ہاسٹلز نہیں ہیں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! 36 ڈسٹرکٹس میں سے یہاں ہم نے لکھ دیا ہے کہ 16 ڈسٹرکٹس میں ہاسٹلز موجود ہیں، امجد صاحب پڑھے لکھے آدمی ہیں تو یہ understood بات ہے کہ باقی ڈسٹرکٹس میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان پڑھے لکھوں میں، میں ان پڑھ ہوں تو اس لئے میں نے یہ پوچھا تھا کیونکہ اگر مجھے یہ پتا ہوتا تو میں یہی پوچھ لیتا کہ کہاں کہاں ہیں میں اس کی طرف آگے آتا ہوں میں نے اس لئے یہ سوال کیا تھا تو میں نے اگلے سوال کی طرف جانا تھا۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جن کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ باقی اضلاع میں نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جواب مناسب ہے اسمبلی کے اس فورم پر تو پھر ٹھیک ہے۔ میں اکثر mathematics میں فیل ہو جایا کرتا تھا تو اس لئے مجھے گنتی نہیں آتی تو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحبہ یہ بتادیں تاکہ میں گنتی بھی سیکھ جاؤں اور آگے اضلاع کے نام بھی مجھے یاد آجائیں گے کہ کون کون سے ہیں اسی بہانے میں یہ سیکھ لوں گا یہ مجھے اضلاع بتادیں جو میں نے پوچھا ہے مجھے بتادیں؟ پرچی چٹ منگوالیں، بوٹی منگوالیں کچھ تو پتا چلے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ان کو پڑھ کر سنادیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! 36 میں سے 16 ڈسٹرکٹس کے نام گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، ساہیوال، لاہور میں 4 ورکنگ وومن ہاسٹلز ہیں راولپنڈی میں 2 ورکنگ وومن ہاسٹلز ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں میرا سوال ہے کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وفاقی وزارت ترقی خواتین کی مدد سے ورکنگ وومن ہاسٹل کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی گئی تھی؟ تو اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ محکمہ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی ہاسٹل نہ ہے۔ اس اسمبلی میں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ جس دن تھا اُس دن کا ریکارڈ منگوالیا جائے اُس میں یہ جواب دیا گیا۔ میں نے سوال کیا تھا کہ وہ ایک ہاسٹل ہمارا بنا ہوا ہے وہ چل نہیں رہا اُسے استعمال نہیں کیا جارہا تو محکمہ نے یہ جواب دیا تھا کہ اب کیونکہ محکمہ وومن ڈویلپمنٹ بن گیا ہے تو یہ ہاسٹل اُن کے سپرد ہوگیا ہے تو اس لئے ہم اس کے متعلق جواب نہیں دے سکتے۔ یہ بالکل غلط جواب ہے یہ گیند پاس دے کر کھیلتے ہیں ایک محکمہ دوسرے کی طرف گیند دے دیتا ہے دوسرا محکمہ دوسرے کی طرف دے دیتا ہے۔ ہمیں انہوں نے یہ گم چکر بنایا ہوا ہے یہ کیا مذاق ہے ہمارے ساتھ؟ وہاں کروڑوں روپے کی بلڈنگ موجود ہے اُس پر بجائے جس کام کے لئے بلڈنگ بنی ہے اُس کے تصرف میں آئے اُس پر ایک

اور محکمہ نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ عورتوں کی ترقی کے لئے ہم محکمے اور افسر شاہی قائم کرتے جا رہے ہیں پیسے گورنمنٹ کے لگاتے جا رہے ہیں اور دوسری طرف ہم کر کیا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! 2012 میں جس وقت وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بنا تھا تو ہمیں صرف 10 ہاسٹلز دیئے گئے تھے اُس کے اندر ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ہاسٹل نہیں ہے۔ اس میں ہو سکتا ہے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہو لیکن ہمیں جو ہاسٹلز دیئے گئے ہیں اُس میں 10 ہاسٹلز ہیں اُن میں ٹوبہ ٹیک سنگھ نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ایوان میں statement دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کس کی طرف سے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے کہ یہ اُن کا portfolio ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر اُن سے پوچھ لیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان سے پوچھنا ہے انہوں نے تو ان کی طرف بھیج دیا ہے۔

جناب سپیکر: ان کا تو ہے ہی نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں ہمارا نہیں ہے ہم نے تو handover ہی نہیں کیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر یہ کمیٹی بنائیں اور میرے ساتھ چلیں اگر وہاں ہاسٹل موجود نہیں ہے اور ان کے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کیا کہہ رہے ہیں ہاسٹل نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ غلط بیانی ہے۔ کروڑوں روپیہ حکومت کا اُس پر لگا ہوا ہے، بلڈنگ موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سوشل ویلفیئر سے متعلقہ سوال ہے، آپ اس میں ایسے گڑبڑ تو نہ کریں۔ آپ کی مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں اسی سوال پر صرف ایک clarification لینا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے جو ورکنگ وومن ہاسٹل کا بتایا ہے۔ ایک تو وہ بارہ اضلاع میں ہے سولہ میں نہیں ہے۔ ایک میں چار اور دوسرے میں دو ہیں۔ دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع میں جو ورکنگ وومن ہاسٹل قائم کرتے ہیں اس کا criterion کیا ہے اور باقی کے اضلاع میں یہ کیوں نہیں بنا رہے ہیں، اگر بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو براہ مہربانی اس کا بھی بتا دیں؟

جناب سپیکر: وہ ورکنگ وومن ہاسٹل بنانے کا criterion پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! پہلے تو بات یہ ہے کہ لاہور میں جو چار ہاسٹل ہیں اور راولپنڈی کے دو ملا کر سولہ ہی بنتے ہیں۔ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بننے کے بعد ہم نے چھ ورکنگ وومن ہاسٹل بنائے ہیں ہمارا پلان تھا کہ ہر سال پانچ ورکنگ وومن ہاسٹل باقی ڈسٹرکٹ میں بھی بنائے جائیں۔ وزیر اعلیٰ کا پروگرام بنا تھا کہ انڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر ورکنگ وومن ہاسٹل بنایا جائے۔ اس پر کام ہوتا رہا، دو دن پہلے چیف سیکرٹری کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اس کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے کرنے کی بجائے ADP میں رکھا جائے اور جو باقی ڈسٹرکٹ رہ گئے ہیں وہاں بھی ان ہاسٹل کو ڈیپارٹمنٹ خود ہی بنائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی جو next ADP آ رہا ہے، جو باقی ڈسٹرکٹ رہ گئے ہیں ان تمام میں باری باری ورکنگ وومن ہاسٹل بنائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری اس میں یہ گزارش ہے کہ مجھے جو محکموں نے فٹ بال بنایا ہوا ہے ان میں سے ایک نے تو غلط جواب دیا ہے۔ اُنہوں نے غلط جواب دیا یا اِنہوں نے غلط جواب دیا ہے، جس نے بھی غلط جواب دیا ہے اس پر ایکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، نشاندہی کریں جب ان کی باری آئے گی پھر دیکھیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ فی الوقت محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اگر ان کی بات مان لی جائے تو ارادہ نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں، ہمارے ضلع کا قصور کیا ہے، وہاں کیوں نہیں بنے گا؟ دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ اس ADP میں اس کے لئے پیسے رکھ رہے ہیں اور اسے بنا رہے ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ کون سی بات کو درست مانا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین(محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! حال کی گھڑی میں تو کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن امجد صاحب کو میرے حوالے کریں اُن کے ساتھ مل کر ہم ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل تلاش کرتے ہیں۔(قہقہہ)

اگر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں موجود نہیں ہے توانشاء اللہ اس سال ADP میں ہم first priority میں بنادیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ایک ہی بات کرکے اسے ختم کرتیں۔ وہ criterion پوچھ رہے تھے اور آپ نے ان کو criterion بتایا نہیں ہے۔ اگر وہ criterion پر پورا نہ اترے تو پھر آپ کیا کریں گی؟

وزیر ترقی خواتین(محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! criterion یہ ہے کہ ہم نے ہر ڈسٹرکٹ میں ورکنگ وومن ہاسٹل بنانا ہے تو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی بن جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 6966 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں قائم شوگر ملز، مالکان اور ادائیگی سے متعلقہ تفصیل

*6966: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں اس وقت کل کتنی شوگر ملیں ہیں اور ان کے مالک کون کون ہیں؟

(ب) ہر مل کے ذمہ گنے کی قیمت کی ادائیگی کی مد میں کتنی رقم بقایا ہے، سال وار علیحدہ علیحدہ ہر مل کے حوالے سے جواب دیں؟

(ج) کسانوں کی حق رسی کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) پنجاب میں اس وقت 47 شوگر ملز ہیں جن میں سے 43 شوگر ملیں چالو ہیں شوگر مل مالکان کے ناموں کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کرشنگ سیزن14۔2013 میں پنجاب کی 44 چالو شوگر ملوں نے مبلغ 143.75۔ارب روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ 143.59۔ارب روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو کہ تمام رقم کا 99.89 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ 16 کروڑ روپے ہے مل وار تفصیل(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔کرشنگ سیزن 15۔2014 میں پنجاب کی 43 چالو شوگر ملوں نے مبلغ 133.982۔ارب روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ 130.273۔ارب روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو کہ تمام رقم کا 97.23 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ 3.709۔ارب روپے ہے مل وار تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادائیگی فیصد کے حساب سے وہ ملیں جن کی ادائیگی فیصد سب سے کم تھی ان شوگر ملوں کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق نمبر(2)6 اور 21 کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے گنے کے کاشتکاروں کی بقایا ادائیگی بذریعہ arrears of land revenue کے تحت کروانے کے لئے کین کمشنر کے احکامات مورخہ 2015۔08۔25 کے مطابق(د،ر،س،ش)متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز/ایڈیشنل کین کمشنرز جھنگ، فیصل آباد اور قصور نے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے میسرز شکر گنج۔I، شکر گنج۔II، جھنگ، حسین فیصل آباد اور برادرز مل قصور کو سیل کر دیا ہے اور مل کی قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کی 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے قانونی کارروائی جاری ہے۔

باقی نادہندہ 14 شوگر ملوں کو آخری موقع برائے 100 فیصد ادائیگی مورخہ 2015۔09۔10 دیا گیا ہے جس کے بعد arrears of land revenue کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنایا جائے گا۔مزید برآں سال 14۔2013 میں مندرجہ ذیل شوگر ملوں کے ذمے مبلغ۔/15,90,00,000 روپے واجب الادا ہیں۔ ان شوگر ملوں کو سیل کر دیا گیا تھا اور قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کو 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے کارروائی جاری ہے:

1۔	حسیب وقاص، ننکانہ صاحب	2۔	کالونی۔II، خانیوال
3۔	عبداللہ۔II، سرگودھا	4۔	چشتیاں، سرگودھا

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس سوال میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے دو clarities چاہوں گا۔ جواب کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ Arrears of Land Revenue کے تحت کین کمشنرز جھنگ، فیصل آباد اور قصور نے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے میسرز شکر گنج۔1، شکر گنج۔II، جھنگ، حسین فیصل آباد اور برادرز قصور کو سیل کر دیا ہے۔ یہ پانچ بنتی ہیں۔ اس کے بعد آگے لکھا ہوا ہے کہ باقی نادہندہ 14 شوگر ملوں کو، یہ بتایا جائے یہ 14 کون سی ہیں؟ اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ:

(1)	حسیب وقاص، ننکانہ صاحب	(2)	کالونی۔II خانیوال
(3)	عبداللہ۔II، سرگودھا	(4)	چشتیاں، سرگودھا

جناب سپیکر! یہ کیا جواب ہے؟ 44 ملز میں سے 20 اس طرح چل رہی ہیں اور انہوں نے اوپر لکھا ہوا ہے کہ 44 کی 44 ملوں سے صد فیصد recovery ہو گئی ہے۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ اس میں سے کون سی بات ٹھیک اور کون سی غلط ہے۔ نادہندہ 14 ہیں، 5 ہیں یا 4 ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اس میں تفصیل دی ہوئی ہے کہ پانچ شوگر ملیں ایسی ہیں جن کے ذمہ بقایا جات ہیں اور بقایا ملوں نے سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ یہ جو چودہ شوگر ملوں کا بتایا گیا ہے یہ مختلف سیزن کی detail ہے۔ 14-2013 میں پانچ شوگر ملیں ہیں جن کے ذمے بقایا جات ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کر دی گئی ہے۔ چونیاں عبداللہ شوگر مل کے خلاف کارروائی کے لئے ڈی سی او کو بھیج دیا گیا ہے، ان کے ذمے 32½ کروڑ تھا اور اب صرف 6½ کروڑ روپے رہ گیا ہے۔ انہوں نے undertaking دی ہے کہ ہم ایک مہینے کے اندر اس رقم کو clear کر دیں گے۔ حسیب وقاص کے خلاف مشینری کی نیلامی کے آرڈرز کے لئے ڈی سی او کو کہہ دیا گیا ہے۔ برادرز شوگر مل کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اس کی تقریباً ایک ارب روپے کی شوگر ضبط کر کے sale کرنا شروع کی تھی۔ تقریباً ایک کروڑ روپے سے زیادہ کی ادائیگی ہو گئی تھی تو وہ بنک ہائی کورٹ میں چلے گئے اور ہائی کورٹ نے اس میں 9۔مارچ تک کا stay دے دیا۔ کالونی شوگر مل نے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ date لکھ لیں کہ اس میں 9۔مارچ تک stay ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! عدالت نے 9۔مارچ تک stay دے دیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ سرکاری document میرے ہاتھ میں ہے اس میں ہے کہ 15-2014 growers payment اس کے end میں ان شوگر ملوں کا لکھا ہوا ہے جنہوں نے payment کی ہے۔25 شوگر ملیں ایسی ہیں جنہوں نے سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔آٹھ شوگر ملوں نے 90 to 99 percent ادائیگی کر دی جن کا 54 کروڑ روپے بنتا ہے۔آٹھ شوگر ملوں نے 80 to 90 percent ادائیگی کی۔ایک شوگر مل نے 70 to 79 percent ادائیگی کی اور ایک شوگر مل نے 40 to 69 percent ادائیگی کی۔تقریباً پچاس ساٹھ کروڑ روپے تو یہی بنتا ہے 10 ملوں کے نام اس لسٹ میں لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو انہوں نے لکھا ہے یہ اس کے مطابق نہیں ہے۔مزید برآں 14-2013 میں 15 کروڑ 90 لاکھ روپے واجب الادا ہیں اور ان شوگر ملوں کو seal کر دیا گیا ہے اور قرقی کے بعد سو فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔14-2013 کی ان چار ملوں میں حسیب وقاص، کالونی، عبداللہ اور چشتیاں ہیں انہوں نے ان ملوں کو قرقی یا نیلام کر کے ابھی تک کتنی payment کسانوں کو کی ہے اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب سپیکر: آپ بتادیں جو آپ کے پاس اس بارے میں کوئی انفارمیشن ہے۔ان کو کوئی particular کیس بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میں نے پانچوں شوگر ملوں کا بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کی ہے اور برادرز شوگر مل کی چینی ضبط کی تھی، اس کی sale شروع کی، زمینداروں کو payment شروع کی گئی، بنک ہائی کورٹ میں چلے گئے اور اس کے بعد کورٹ نے 9۔مارچ تک کے لئے stay دے دیا۔یہ جس شوگر مل کا پوچھنا چاہتے ہیں میں ان کو اس شوگر مل کا special بتادیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں جواب کا پورا para پڑھ کر سناتا ہوں، میں صرف برادر شوگر مل کی بات نہیں کر رہا وہ عدالت میں ہے ٹھیک ہے۔انہوں نے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ

14-2013 میں حسیب وقاص، کالونی، عبداللہ اور چشتیاں سیل کر دی گئی تھیں تو میرا سوال صرف اتنا ہے کہ اس کے بعد ان کا اب تک کیا ہوا ہے، کیا اس پر بھی stay ہے اور کیا انہوں نے یہ واجب الادا 15 کروڑ روپے ادا کر دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ بتادیں کہ 15 کروڑ روپے دے دیئے ہیں یا دے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ابھی ان کے خلاف کارروائی جاری ہے اور کسانوں کو payment لے کر دے رہے ہیں۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ عبداللہ شوگر مل اوکاڑہ کے پاس 39 کروڑ روپے بقایا تھے اور اس کارروائی کے بعد صرف ساڑھے چھ کروڑ روپے ابھی باقی رہ گئے ہیں اور مزید انہوں نے undertaking دی ہے کہ وہ ایک مہینے کے اندر کسانوں کو یہ payment کر دیں گے۔

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، احمد خان بھچر صاحب بڑی دیر سے کھڑے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں جز (ج) کے بارے میں بات کروں گا اور اس میں سوال ہے کہ کسانوں کی حق رسی کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ اب میں پڑھ کر بھی سنا دیتا ہوں کہ Arrears of Land Revenue کے تحت۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا ضمنی سوال کریں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال ہے کہ کسانوں کے ان بقایا جات کو دو سال ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ particular کسی Mill کا پوچھیں تو میں ان سے جواب لوں گا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں وہی عرض کروں گا کہ اس وقت جو یہ چار ملیں ہیں، ایک تو انہوں نے چشتیاں شوگر مل کا غلط لکھا ہے کیونکہ چشتیاں شوگر مل اس وقت چل بھی رہی ہے اور یہ سرگودھا میں نہیں ہے بلکہ یہ بہاولنگر میں ہے تو اس کی correction کی جائے؟ مزید انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس وقت ان ملوں کو سیل کر کے پیسے بتدریج دے رہے ہیں تو کیا اس وقت وہ ملیں چل رہی ہیں اور ان ملوں سے کسان کو کتنے فیصد پیسا مل چکا ہے کیونکہ اس کو دو سال ہو گئے ہیں؟

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں مزید اس میں add کرنا چاہتا ہوں کہ چشتیاں شوگر مل میرے ضلع بہاولنگر میں موجود ہے اور وہ اس وقت چل رہی ہے۔ کسان آئے دن وہاں احتجاج کرتے ہیں اور اپنے پیسوں کا مطالبہ کرتے ہیں تو کسانوں کو پیسے دینے کی بجائے انتظامیہ کی طرف سے ان پر پرچے دیئے جا رہے ہیں تو مجھے ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ چشتیاں شوگر مل کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! چشتیاں شوگر مل سرگودھا میں ہے اور آدم شوگر مل بہاولنگر میں ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کسانوں کو جو چیک دیئے جا رہے ہیں وہ چیک کیش بھی نہیں ہو رہے۔ اگر آپ کہیں تو وہ چیک منگوا بھی لیں گے اور آپ کو پیش بھی کر دیں گے۔ میں اپنے محترم پارلیمانی سیکرٹری کی correction کر دیتا ہوں کہ چشتیاں شوگر مل سرگودھا سلاں والی میں ہے لیکن چشتیاں تو ادھر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس میں کلیریکل mistake ہو گئی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! چشتیاں شوگر مل سرگودھا میں ہے جو کہ سلاں والی کے پاس ہے اور آدم شوگر مل بہاولنگر میں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری غلام مرتضیٰ صاحب! ذرا میری بات سنیں، کیا چشتیاں شوگر مل آپ کے حلقے میں آتی ہے؟

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! چشتیاں تحصیل بہاولنگر میں آتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چشتیاں تحصیل کی بات نہیں ہو رہی چشتیاں شوگر مل کی بات ہو رہی ہے۔

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! کسانوں کے خلاف پرچے ہو رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! وہ payment نہیں دے رہے ہیں، کسانوں کے خلاف جو پرچے ہو رہے ہیں وہ کیا بات ہے اور اس بارے میں بتائیں کہ ان کے خلاف پرچے کیوں ہو رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! چشتیاں شوگر مل سرگودھا میں ہے اور وہ سیل ہے جبکہ آدم شوگر مل بہاولنگر میں ہے۔

جناب سپیکر:آپ کو ابھی تک یہ پتا نہیں چل سکا کہ چشتیاں شوگر مل کدھر ہے؟میکن صاحب!آپ بتا سکتے ہیں کہ سرگودھا میں شوگر مل ہے؟

سردار بہادر خان میکن:جناب سپیکر!سرگودھا سلاں والی میں شوگر مل ہے۔

جناب سپیکر:جی،سلاں والی میں شوگر مل ہے اور سلاں والی ضلع سرگودھا میں ہے۔جو یہ بتا رہے ہیں وہ کون سی مل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):جناب سپیکر!آدم شوگر مل کی payment 100 percent ہو چکی ہے۔

میاں محمد شعیب اویسی:جناب سپیکر!لوگوں پر پرچے ہو رہے اور وہ پرچے کیوں دے رہے ہیں؟آپ payment 100 percent کی بات کر رہے ہیں اور چودھری غلام مرتضیٰ بتا رہے ہیں کہ لوگوں پر پرچے ہو رہے۔۔۔

جناب سپیکر:جی،میں خود ان سے پوچھتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):جناب سپیکر!آدم شوگر مل کی payment 100 percent ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر:جی،وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں payment 100 percent ہو چکی ہے باقی پرچوں کی بات نوٹس میں لائیں۔جی،اگلا سوال نمبر 7036 میاں طاہر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!سوال نمبر 7051 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7051:چودھری اشرف علی انصاری:کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا گوجرانوالہ میں اجراء کب کیا گیا اور اس کا دفتر کہاں پر واقع ہے،یہ اتھارٹی کن افراد پر مشتمل ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کھانے، پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے اور مضر صحت اشیاء کی فروخت روکنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گوجرانوالہ میں آغاز سے آج تک کھانے، پینے کی اشیاء میں ملاوٹ چیک کرنے اور مضر صحت اشیاء کی فروخت روکنے کے لئے کتنے چھاپے کن جگہوں پر مارے، اس دوران کون کون سے لوگ ملاوٹ کرنے اور مضر صحت اشیاء فروخت کرنے میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔ پوچھے گئے سوال کے مطابق یہ امر قابل ذکر ہے کہ فی الحال پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار ضلع گوجرانوالہ میں ہے اور نہ ہی وہاں کوئی دفتر معرض وجود میں آیا ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار نہ ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب پیور فوڈ ترمیمی آرڈیننس 2015 کے تحت ڈویژن کی سطح پر ٹاسک فورس کام کر رہی ہے اور ضلع کی سطح پر implementation committee ناقص خوراک کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے جس کی تمام تر کارروائی کی رپورٹس روزانہ کی بنیاد پر PITB کے ڈیش بورڈ پر بھجوائی جاتی ہیں۔ ضلع گوجرانوالہ میں ضلعی انتظامیہ کی سربراہی میں ڈسٹرکٹ فوڈ کمیٹی ملاوٹ شدہ اور مضر صحت اشیاء کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا گوجرانوالہ میں اجراء کب ہوا اور اس کا دفتر کہاں پر واقع ہے اور یہ اتھارٹی کن افراد پر مشتمل

ہے؟اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2- جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے تو میری آپ کے توسط سے گزارش یہ ہے کہ جب یہ ایکٹ پاس کیا گیا تھا تو کیا یہ پورے پنجاب کے لوگوں کے لئے نہیں تھا اور اگر یہ پورے پنجاب کے لوگوں کے لئے نہیں تھا اور صرف لاہور کے لئے تھا تو کیا یہ discrimination نہیں ہے؟ Discrimination یعنی کسی کا بنیادی حق اس سے چھین لینا ہے لیکن صاف ستھری اور ملاوٹ سے پاک چیزیں دینا ہر انسان کا بنیاد حق ہے تو کیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ آپ کی تقریر ہے یا ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کریں تاکہ میں ان سے اس کا جواب پوچھوں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور کے علاوہ پنجاب کے دوسرے اضلاع کے لوگوں کو اس بنیادی حق سے محروم کیوں رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کچھ لکھا بھی ہوا ہے ان کو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پیور فوڈ آرڈیننس کے بعد سارے پنجاب کی ذمہ داری فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس آئی ہے اس سے پہلے یہ ذمہ داری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس تھی اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اسے کرتی تھی۔ پیور فوڈ آرڈیننس میں اس کی سزاؤں اور جرمانوں کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کے برابر کیا گیا ہے، ڈویژن کے اندر ٹاسک فورس بنائی ہے اور پورے پنجاب کے اندر anti-adulteration campaign بھی چلائی گئی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! Anti-adulteration ہوتی ہے، میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب be careful۔ میاں صاحب! انصاری صاحب کو بات کرنے دیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈویژن کی سطح پر ٹاسک فورس کام کر رہی ہیں اور ضلع کی سطح پر Implementation Committees کام کر

رہی ہیں ۔ پھر معزز پارلیمانی سیکرٹری نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انہوں نے anti-adulteration campaign بھی launch کی ہے۔

جناب سپیکر!میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گوجرانوالہ میں ٹاسک فورس اور Implementation Committee کن کن افراد پر مشتمل ہے اور ان کمیٹیز نے اب تک کیا کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر:اگر آپ پوچھتے تو وہ ضرور بتاتے۔

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!میں نے سوال میں یہ پوچھا ہے۔

جناب سپیکر:جی،ان کو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):جناب سپیکر!Campaign کے ذریعے تقریباً 5 کروڑ 5 لاکھ 26 ہزار 991 روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے ،پورے پنجاب کے اندر 28686 ایف آئی آرز درج کرائی گئی ہیں اور 282400 جگہوں کو seal کیا گیا ہے۔

جناب عبدالرؤف مغل:جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:No Sir آپ کی بڑی مہربانی،ادھر آپ سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں،بعد کی بات پھر سنیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!انہوں نے جز(ج) کے جواب میں فرمایا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار نہیں ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ ذرا پیچھے سوال نمبر 3039 نکال لیجئے انہوں نے یہ جواب 23۔مارچ 2014 کو دیا ہے اس میں لکھا گیا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے پنجاب کے مزید اضلاع فیصل آباد،راولپنڈی،ملتان اور گوجرانوالہ میں کام کرنے کی اجازت دے دی ہے اور اب اس سوال نمبر 7051 کے جواب میں جس کی وصولی 15۔فروری 2016 کو ہوئی ہے میں لکھا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف لاہور تک محدود ہے اور گوجرانوالہ نہیں آتا۔اب آپ یہ اندازہ کریں کہ 23۔مارچ 2014 کو انہوں نے کیا جواب دیا ہے اور 2016 کو کیا جواب دیا ہے۔کیا آپ اسمبلی کے اندر اس non serious question hours کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت فرمادیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! 2014 میں یہ جواب دیا گیا ہے اور 2015 میں ترمیم آنے کے بعد پیور فوڈ آرڈیننس آ گیا اور اب اس کے تحت کام ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دفاتر ہر ڈویژن میں جلدی قائم کر دیئے جائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جواب 15۔فروری 2016 کو آیا ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو مجلس قائمہ برائے خوراک کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں رپورٹ ایوان میں دے گی۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ سوال کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو سوال کمیٹی کو refer کیا گیا ہے اس کی رپورٹ کا کوئی time period بھی بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں سوال کرنے سے پہلے ایوان میں جو آج سوالوں کے جوابات کی صورتحال ہے اس پر شاعر سے معذرت کے ساتھ ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کس سے معذرت کے ساتھ؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شاعر سے معذرت کے ساتھ۔

اپنے سارے عملوں کا حساب کس کو دیتے
جواب سارے غلط تھے سوال کس کو دیتے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا یہ شعر ٹھیک نہیں ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں پھر ہنسیئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7063 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: فلور ملز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7063: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل کتنی فلور ملز ہیں؟

(ب) ان فلور ملز کو سال 15۔2014 میں کتنی گندم فراہم کی گئی، تفصیل مل وار فراہم کریں؟

(ج) کیا کسی فلور مل کو کوٹا سے زائد گندم دی گئی، اگر دی گئی تو ان فلور ملز کے نام اور دی جانے والی گندم کی تفصیلات مل وار فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 15۔2014 میں 16 فلور ملز تھیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 15۔2014 میں 25525.500 میٹرک ٹن گندم فلور ملز کو فروخت کی گئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں کسی فلور ملز کو کوٹا سے زائد گندم نہ جاری کی گئی تھی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی فلور ملز ہیں جس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 16 فلور ملز تھیں۔ یہ ہیں اور تھیں میں کتنا gap ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں جو working position میں ہوں گی ان کی بات کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا یہ gap کیوں ہے؟

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ تھیں کا کیا مطلب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ پرنٹنگ کی غلطی ہے۔ یہ تھیں نہیں بلکہ ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں (ت) کا اضافہ اوپر کہیں ہو گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Chair کی رولنگ تھی کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے سوال ہوں گے اس ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری موجود ہو گا لیکن ابھی سیکرٹری صاحب تو موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کون کہتا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ Chair کی رولنگ ہے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے سیکرٹری صاحب کو ادھر دیکھا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تو اب دیکھا ہے لیکن وہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اب دیکھا ہے تو سیکرٹری خوراک نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، سیکرٹری صاحب دکھا دیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر میرا سوال pending کر دیں اور رولنگ کے مطابق جب وہ ہوں گے تو میرے سوال کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں جنہوں نے جواب دینا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے تو جواب نہیں دینا۔ وہ آ جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ آپ کی رولنگ ہے۔

جناب سپیکر: جب وہ آئیں گے تو Chair خود دیکھ لے گی۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! چلیں مان لیتے ہیں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 16 فلور ملز ہیں لیکن صورتحال اس سے مختلف ہے چونکہ اور نئی ملز آ گئی ہیں اس لئے اس کے مطابق یہ جواب درست نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جتنی ملیں کہہ رہے ہیں ان میں کل کتنی باڈیز ہیں جن پر یہ مشتمل ہوتی ہیں وہ بتا دیں اور کوٹا دینے کا کیا criterion ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوٹا کا criterion تو بتا سکتے ہیں لیکن اگر آپ کہیں کہ باڈیز کتنی ہیں وہ ابھی نہیں بتا سکتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ باڈیز کے بغیر نہیں ہوتیں اور ان کے پاس سارا ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ سوال نہیں بنتا۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جب کسی مل کو لائسنس دیا جاتا ہے تو اس کی تمام bodies enlisted ہوتی ہیں۔ قانون کے مطابق اگر وہ enlisted نہ ہوں تو کوئی مل محکمہ کے پاس رجسٹرڈ نہیں ہو سکتی۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ وہ bodies کتنی ہیں؟

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ کوئی specific ضمنی سوال پوچھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں یہ عرض کر دوں کہ ہر مل کی capacity الگ ہے۔ کسی مل کی چھ، کسی کی آٹھ، دس یا بارہ bodies ہوتی ہیں۔ ہر مل کو ایک جیسا کوٹا دیا جاتا ہے یعنی 35 بوری per body کے حساب سے گندم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2014-15 میں 25525.500 میٹرک ٹن گندم فلور ملوں کو فروخت کی گئی۔ میرا آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گوداموں میں کتنی گندم موجود تھی اور اب کتنی بقایا رہ گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال کیا تھا کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فلور ملوں کو سال 2014-15 میں کتنی گندم فراہم کی گئی؟ اس کی تفصیل فراہم کر دی گئی ہے۔ اس وقت سٹاک میں کتنی گندم موجود ہے اس کی تفصیل دوبارہ لینی پڑے گی۔

جناب سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 7141 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: گندم کے گوداموں کی تعداد بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*7141: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کی 02 تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جن میں 76500 میٹرک ٹن گندم سٹور کی جاتی ہے جو ضلع کی گندم کی مجموعی پیداوار سے کم ہے کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) کیا ضلع ساہیوال میں گندم خرید سکیم 15-2014 کے لئے مقررہ کردہ رقم کافی تھی جبکہ خرید کا مقررہ کردہ ٹارگٹ زیادہ تھا یہ رقم فی من کس حساب سے گندم خریدنے کے لئے رکھی گئی؟

(ج) کیا 15-2014 میں گندم کی خریداری کے لئے فراہم کئے گئے جیوٹ 100 کلو گرام جن کی تعداد 354735 تھی یہ کس ریٹ سے خرید کئے گئے اور ان کو کس طریقہ سے تقسیم کیا گیا اور پی پی تھیلے جن کی تعداد 2913051 (50 کلو گرام) وہ کس حساب سے خرید کئے گئے اور ان کی تقسیم کا کیا طریق کار تھا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جس میں ذخیرہ گندم کی معیاری گنجائش 76500 اور آپریشنل گنجائش 114750 میٹرک ٹن بنتی ہے مستقبل قریب میں پورے پنجاب میں استعداد ذخیرہ کاری میں مناسب اضافہ حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) سکیم 15-2014 کے لئے مختص کی گئی رقم مقررہ کردہ ٹارگٹ کے لئے کافی تھی جبکہ گندم 1200/- روپے فی من کے حساب سے خرید کی گئی تھی۔

(ج) سکیم 15-2014 میں گندم کی خریداری کے لئے فراہم کردہ جیوٹ بیگ (100 کلو گرام) کا مقررہ کردہ سرکاری ریٹ مبلغ 133.878 جبکہ پی پی بیگ (50 کلو گرام) کا سرکاری ریٹ مبلغ 37.05 تھا۔ دوران سکیم باردانہ کی تقسیم تعینات کردہ عملہ محکمہ ریونیو کے ذریعہ فی ایکڑ 8 جیوٹ بیگ اور 16 پی پی بیگ کے حساب سے ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جن میں 76500 میٹرک ٹن گندم سٹور کی جاتی ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جس میں ذخیرہ گندم کی معیاری گنجائش 76500 اور آپریشنل گنجائش 114750 میٹرک ٹن بنتی ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپریشنل گنجائش اور معیاری گنجائش کا فرق بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! 76500 میٹرک ٹن تک گندم وہاں گوداموں میں روٹین میں سٹور کی جاتی ہے اسے معیاری گنجائش کہتے ہیں اور اگر اس گنجائش سے زیادہ گندم سٹور کرنا مقصود ہو تو پھر گودام کی اونچائی تک extra بوریاں لگائی جاتی ہیں اس طرح سے گودام میں 114750 میٹرک ٹن تک گندم سٹور کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کیا آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ اس سوال کا جواب درست دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، بالکل پارلیمانی سیکرٹری نے درست جواب دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات مان لیتے ہیں کہ ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں کے گوداموں میں 114750 میٹرک ٹن گندم سٹور کی جا سکتی ہے لیکن یہ گنجائش ضلع کی گندم کی مجموعی پیداوار سے کم ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے یہ بتادیں کہ ضلع ساہیوال میں سال 15-2014 میں کتنی گندم procure کی گئی اور کل کتنی پیداوار ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اسی سے related ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ ضمنی سوال اس سے related ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! گندم کی کتنی پیداوار ہوئی؟ اس کے لئے تو fresh question کرنا پڑے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ سوالات بڑی محنت سے دیئے جاتے ہیں اور ان کا اصل مقصد عوام کو relief مہیا کرنا ہوتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس سوال اور جواب کو کسی کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیونکہ یہ جواب اس سوال سے related نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جلدی سے ضمنی سوال پوچھ لیں کیونکہ وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے اور اس کی وجہ سے ہر زمیندار متاثر ہوتا ہے۔ سوال کے جز (ج) میں گندم کی خریداری کے لئے فراہم کئے گئے جیوٹ کی تقسیم کا طریق کار پوچھا گیا تھا۔ اگلے مہینے گندم کی procurement کا نیا سیزن آنے والا ہے۔ زمیندار کو جیوٹ یا باردانہ بروقت نہیں ملتا۔ ریونیو کا عملہ گرداوری محمد دین کی علم دین کے نام اور اسلم کی اکرم کے نام بنا دیتا ہے۔ یہ سب چیزیں on record موجود ہیں۔ میں نے پچھلے اجلاس میں بھی گزارش کی تھی کہ باردانہ کی تقسیم کے لئے طے شدہ طریق کار پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وقفہ سوالات میں تقریر تو نہیں ہو سکتی۔ آپ تشریف رکھیں۔ معزز ممبر کی طرف سے جس چیز کی نشاندہی کی گئی ہے اس کا خیال رکھیں۔ گندم کی procurement کا سیزن آنے والا ہے لہذا اس حوالے سے محکمہ کو ضروری ہدایات جاری کی جائیں اور اس کام کو ایک طریق کار کے تحت چلائیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: شوگر سیس کی مد میں موصول ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*7036: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد کی شوگر ملز سے سال 14-2013 اور 2015 کے دوران شوگر سیس کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) ان ملوں کے ذمہ کتنا شوگر سیس ان سالوں کا بنتا ہے، تفصیل مل وار بتائیں، ان سے کتنا موصول ہوا، کتنا بقایا ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا شوگر سیس کس کس منصوبہ پر خرچ کیا گیا، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع فیصل آباد کی شوگر ملز سے سال 13۔2012، 14۔2013 اور 15۔2014 میں سیس کی مد میں مبلغ۔/42,10,95,359 روپے موصول ہوئے جمع شدہ رقم کی مل وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شوگر مل	ٹوٹل
1	چنار	8,89,64,352 روپے
2	ہنزہ۔I	8,91,92,283 روپے
3	حسین	8,40,38,163 روپے
4	رسول نواز	6,17,69,538 روپے
5	تاندلیانوالہ۔I	9,71,31,023 روپے
	ٹوٹل	42,10,95,359 روپے

(ب) سال 13۔2012 میں مبلغ۔/11,68,86,963 روپے سال 14۔2013 میں مبلغ ۔/12,03,89,886 روپے اور سال 15۔2014 میں مبلغ ۔/18,38,18,510 ٹوٹل 42,10,95,359 روپے سیس موصول ہوا اور ان ملوں کے ذمہ ان سالوں کا کوئی سیس بقایا نہ ہے مل وار اور سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شوگر سیس منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نارووال: محکمہ فوڈ کے زیر انتظام گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*7159: جناب منان خان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ فوڈ کے زیر انتظام کتنے گودام ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیلات بتائیں؟

(ب) محکمہ کے سرکاری گودام کتنے ہیں اور کتنے گودام کرایہ پر ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع نارووال کی تحصیل شکر گڑھ کے قصبہ کوٹ نیناں میں ضلع نارووال بننے سے پہلے سے ایک مرکز خریداری گندم تھا جو پچھلے سالوں سے غیر فعال کر دیا گیا ہے کیا گورنمنٹ اس مرکز خریداری گندم کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ فوڈ کے زیر انتظام درج ذیل گودام ہیں۔

نمبر شمار	نام گودام	ایڈریس
1	پی آر سنٹر، نارووال	مانک روڈ، نارووال
2	پی آر سنٹر، شکر گڑھ	نزد ریلوے سٹیشن، شکر گڑھ
3	کمبوہ رائس ملز	نیو لاہور روڈ، دھلم
4	یوسف گل گودام	نیو لاہور روڈ، مندراں والہ
5	خان رائس ملز	مرید کے روڈ، نزد سہارا ہسپتال
6	روحیل گودام	ظفروال روڈ، نارووال
7	موسیٰ ملی گودام	پسرور روڈ، نارووال
8	عائشہ گودام	مرید کے روڈ، نزد کرن گھی ملز
9	علی حسن رائس ملز	پسرور روڈ، نارووال
10	شمعون خان گودام	نزد فروٹ منڈی، نارووال
11	کھوکھر رائس ملز	مرید کے روڈ، نارووال
12	اشفاق رائس ملز	شکر گڑھ روڈ، بجنا شاف
13	اعجاز بھٹہ گودام	شکر گڑھ روڈ، نزد پولیس لائن
14	یعقوب رائس ملز	ظفروال روڈ پیڈیاں
15	گوہر رائس ملز	ظفروال روڈ، اگووالہ
16	عارف گودام	ظفروال روڈ، سوئیاں
17	صادق گودام	ظفروال روڈ، اگووالہ
18	اکبر علی گودام	ظفروال روڈ، دھباوالہ
19	وقاص کولڈ سٹور	نزد المنیر فلور ملز، ظفروال
20	ملک عزیز گودام	نونار
21	منور رائس ملز	درمان روڈ، براڑاہ
22	اسرار احمد خان گودام	شکر گڑھ روڈ، کوٹلہ افغانہ
23	تنویر گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ
24	امجد خان گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ

(ب) محکمہ کے سرکاری / کرایہ پر حاصل کردہ گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہیں:

سرکاری گودام 2 عدد

1	پی آر سنٹر، نارووال	مانک روڈ، نارووال
2	پی آر سنٹر، شکر گڑھ	نزد ریلوے سٹیشن، شکر گڑھ

پرائیویٹ/کرایہ پر حاصل کردہ گودام 22 عدد

1	کمبوہ رائس ملز	نیو لاہور روڈ، دھلم
2	یوسف گل گودام	نیو لاہور روڈ، مندراں والہ
3	خان رائس ملز	مرید کے روڈ، نزد سہارا ہسپتال
4	روحیل گودام	ظفروال روڈ، نارووال
5	موسیٰ ملی گودام	پسرور روڈ، نارووال
6	عائشہ گودام	مرید کے روڈ، نزد کرن گھی ملز
7	علی حسن رائس ملز	پسرور روڈ، نارووال
8	شمعون خان گودام	نزد فروٹ منڈی، نارووال
9	کھوکھر رائس ملز	مرید کے روڈ، نارووال
10	اشفاق رائس ملز	شکر گڑھ روڈ، بجناشاف
11	اعجاز بھٹہ گودام	شکر گڑھ روڈ، نزد پولیس لائن
12	یعقوب رائس ملز	ظفروال روڈ پٹیاں
13	گوہر رائس ملز	ظفروال روڈ، اگووالہ
14	عارف گودام	ظفروال روڈ، سوئیاں
15	صادق گودام	ظفروال روڈ، اگووالہ
16	اکبر علی گودام	ظفروال روڈ، دھباوالہ
17	وقاص کولڈ سٹور	نزد المنیر فلور ملز، ظفروال
18	ملک عزیز گودام	نونار
19	منور رائس ملز	درمان روڈ، براڑاہ
20	اسرار احمد خان گودام	شکر گڑھ روڈ، کوٹلہ افغانہ
21	تنویر گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ
22	امجد خان گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ

(ج) قصبہ کوٹ نیناں میں مرکز خریداری گندم قائم تھا مگر بہت زیادہ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر گورنمنٹ نے اس سنٹر کو غیر فعال کر دیا اور اس کے catchment area کو تحصیل شکر گڑھ کے دو حصوں میں تقسیم کر کے اس کے متبادل منڈی خیل سنٹر کھولا گیا۔ جہاں پرائیویٹ گودام بھی ہے اور کسی قسم کے سکیورٹی خدشات بھی نہ ہیں۔ محکمہ خوراک اس سنٹر کو فعال کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔

گوجرانوالہ، لاہور اور راولپنڈی ڈویژن میں گندم سٹور کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7163: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن، لاہور ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام کہاں کہاں واقع ہیں اور ان گوداموں میں کتنی گندم اس وقت سٹور ہے اور کتنی گندم مزید سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) ان ڈویژنز میں ضرورت سے زائد کتنی گندم پڑی ہے، اس کی تفصیل فراہم کرے؟

(ج) ان ڈویژنز میں ملوں کو گندم کس پالیسی اور criterion کے تحت فروخت کی جاتی ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر خوراک (جناب بلال لیسین):

(الف)

نمبر شمار	نام ڈویژن	تعداد	ذخیرہ کردہ گندم کی مقدار (میٹرک ٹن)	گنجائش ذخیرہ گندم (میٹرک ٹن)
1	لاہور	256	244991.142	253932.500
2	گوجرانوالہ	180	126892.417	75222.177
3	راولپنڈی	21	138125.324	122146.476

باقی تفصیلات علی الترتیب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن کی تمام فلور ملز بحساب 35 بوری فی رولر باڈی 15۔اپریل 2016 تک گندم اٹھائیں تو ڈویژن ہذا میں ضرورت سے زائد گندم نہ ہے جبکہ لاہور اور راولپنڈی ڈویژنز میں ضرورت سے زائد گندم موجود نہ ہے۔ بلکہ آٹے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دیگر اضلاع سے گندم منگوانا پڑتی ہے۔ یہ ایک مسلسل عمل ہے جو سال بھر جاری رہتا ہے۔

(ج) ان ڈویژنز میں فلور ملز کو حکومت پنجاب کی جاری کردہ پالیسی برائے اجراء گندم کے تحت فی رولر باڈیز کے حساب سے مختص کردہ کوٹا کے مطابق گندم جاری کی جاتی ہے۔ اس وقت لاہور میں 40 جبکہ گوجرانوالہ اور راولپنڈی ڈویژنز میں 35 بوری فی باڈی کے حساب سے گندم جاری کی جارہی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

وہاڑی کے ورکنگ وومن ہاسٹل سے متعلقہ تفصیلات

6: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع وہاڑی میں ہاسٹل فار ورکنگ وومن ایک کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے۔ بلڈنگ کا کرایہ کتنا ہے اور کیا حکومت ہاسٹل کی اپنی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس ہوسٹل میں کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ہاسٹل میں سٹاف کی تعداد کتنی ہے ان کے نام، عہدے اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز کیا سٹاف کو مقررہ وقت پر تنخواہیں دی جارہی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہاسٹل کا سٹاف عارضی بنیادوں پر اپنے فرائض انجام دے رہا ہے اور کب تک؟

(ہ) کیا حکومت نے سٹاف کی تقرری کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اخبارات کے نام اور تاریخ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع وہاڑی میں ہاسٹل فار ورکنگ وومن ایک کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے اور اس کا ماہانہ کرایہ 41073 روپے ہے۔ ہاسٹل کی بلڈنگ کی تعمیر کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) اس ہاسٹل میں 13 خواتین رہائش پذیر ہیں۔

(ج) ہاسٹل میں سٹاف کی تعداد 10 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔سعدیہ اسلم	مینجر	BS-17
2۔آسیہ امیر	وارڈن	BS-17
3۔افتخار احمد	جونیئر کلرک	BS-11
4۔مظہر حسین	ڈرائیور	BS-04
5۔زاہدہ پروین	کک	BS-01
6۔شمسہ کنول	کک	BS-01

7۔محمد طاہر نائب قاصدBS-01
8۔فیصل محمود چوکیدارBS-01
9۔گلزار احمد چوکیدارBS-01
10۔فیاض احمد سوئیپرBS-01

جی ہاں! سٹاف کی تنخواہیں متعلقہ اکاؤنٹ آفس سے مقررہ وقت پر ادا کی جا رہی ہیں۔

(د) ہاسٹل کے سٹاف کی تقرری حکومت کی پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ کی بنیاد پر عمل میں لائی گئی اس میں مینجر بی ایس۔17 کی تقرری پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی گئی ہے جبکہ نان گزیٹڈ سٹاف کی تقرری محکمانہ طور پر کی گئی۔

(ہ) جی ہاں! محکمہ نے سٹاف کی تقرری کے لئے مندرجہ ذیل اخبارات میں اشتہارات شائع کروائے تھے:

1۔ روزنامہ "جنگ" لاہور، تاریخ 13۔اپریل 2014
2۔ روزنامہ "ڈان" تاریخ 14۔اپریل 2014
3۔ "درخواستوں کی وصولی کی تاریخ میں توسیع"
روزنامہ "جنگ" مورخہ 14۔جون 2014

اور گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق تقرریاں عمل میں آ چکی ہیں۔

ضلع گجرات: گندم کے خریداری مراکز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

496: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں گندم کی سرکاری سطح پر خریداری کے کتنے مراکز قائم کئے گئے؟

(ب) ان مراکز میں 2014 میں کتنی گندم خریدنے کا ہدف مقرر کیا گیا نیز پچھلے سال کتنی گندم کس ریٹ پر خریدی گئی تھی؟

(ج) ان مراکز پر تعینات افسران و عملہ کی تعداد عہدہ وار بتائی جائے؟

(د) ان مراکز میں سال 2011 میں کتنی گندم خراب ہوئی اور اس وقت کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے، اس کا کل وزن اور مالیت بتائی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال لیسین):

(الف) ضلع گجرات میں گندم کی سرکاری سطح پر خریداری کے لئے پانچ مراکز قائم کئے گئے تھے۔

1۔ گجرات پی آر سنٹر
2۔ منگوال (عارضی مرکز خریداری گندم)
3۔ جلالپور جٹاں (عارضی مرکز خریداری گندم)
4۔ لالہ موسیٰ پی آر سنٹر
5۔ ڈنگہ (عارضی مرکز خریداری گندم)

(ب) ضلع گجرات میں سال2014 میں گندم خرید اور نرخ حسب ذیل تھے:

نمبر شمار	نام سنٹر	ہدف م ٹن	خرید گندم م ٹن	نرخ مقرر2014 فی40 کلو گرام
1	گجرات	2000	2200	قیمت گندم فی40 کلو گرام -/1200
2	لالہ موسیٰ	3600	3643.8	قیمت گندم فی100 کلو گرام -/3000
3	منگوال	6400	6413.4	ڈلیوری چارجز7.50 فی100 کلو گرام بوری
4	ڈنگہ	5200	4866.7	کل فی100 کلو بوری قیمت3007.50
5	جلالپور جٹاں	2800	2800	
	میزان	20000	19923.900	

(ج) ان مراکز پر تعینات افسران عملہ کی عہدہ وار تعداد10 ہے۔ جن میں AFC-1، 6 FGI اور 3 FGS

1	گجرات (2عدد)	غلام نبی، فوڈ گرین انسپکٹر	
		جواد الحسن، فوڈ گرین انسپکٹر	
2	لالہ موسیٰ (2عدد)	وسیم عباس، فوڈ گرین انسپکٹر	
		خرم نثار، فوڈ سپر وائزر	
3	منگوال (2عدد)	محمد ارشد، فوڈ گرین انسپکٹر	
		محمد شفیق، فوڈ گرین انسپکٹر	
4	ڈنگہ (2عدد)	آفتاب جمیل بٹ، اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	
		فیصل شہزاد، فوڈ گرین سپر وائزر	
5	جلالپور جٹاں (2عدد)	شہباز احمد، فوڈ گرین انسپکٹر	
	(میزان10 عدد)	محمد عثمان امین، فوڈ سپر وائزر	

(د) سال2011 میں ان مراکز پر کوئی گندم خراب نہ ہوئی تھی اور اس وقت ان مراکز پر کل53639 بوری مورخہ 27-03-2015 تک گندم موجود ہے جس کا وزن5363.90 میٹرک ٹن ہے اور اس کی مالیت بحساب -/1280 روپے فی40 کلو گرام17,16,44,800 روپے بنتی ہے۔

بہاولنگر: محکمہ ترقی خواتین کے دفتر سے متعلقہ تفصیلات

880: جناب محمد نعیم انور: کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ترقی خواتین کا کوئی دفتر ضلع بہاولنگر میں کام کر رہا ہے اس دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) پچھلے دو سالوں میں ترقی خواتین پر کتنے اخراجات ہوئے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین):

(الف) ترقی خواتین کا کوئی دفتر اس وقت ضلع بہاولنگر میں موجود نہ ہے جو بالخصوص عورتوں کے فلاح و بہبود کے حوالے سے اپنے فرائض انجام دیتا ہو اور نہ ہی ترقی خواتین کے محکمہ کے کوئی ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں ترقی خواتین کا دفتر موجود نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کی ترقی پر خرچ ہونے والی رقم کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔

ضلع گجرات: گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

497: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں گندم سٹور کرنے کے کل کتنے گودام کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان میں کتنے محکمہ کی ملکیت ہیں اور کتنے کرایہ پر ہیں؟

(ج) 13-2012 میں گندم سٹور کرنے کا اس ضلع گجرات میں کتنا ہدف مقرر تھا؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات میں موجود گوداموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1	گجرات	8 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپسٹی 500 میٹرک ٹن فی گودام ہے۔ کل 4000 میٹرک ٹن ہے۔ جو نزد ریلوے لائن محلہ فیض آباد گجرات پر واقع ہے۔
2	گجرات	3 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپسٹی 500 میٹرک ٹن فی گودام ہے۔ کل 1500 میٹرک ٹن ہے جو سروس روڈ گجرات پر واقع ہے۔
3	لالہ موسیٰ	5 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپسٹی 500 میٹرک ٹن گودام ہے۔ کل 2500 میٹرک ٹن ہے جو نزد دھامہ گاؤں لالہ موسیٰ پر واقع ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ کے زیر استعمال کل 16 عدد گودام ہیں۔ جن میں 13 عدد گودام محکمہ کی ملکیتی اور 3 عدد ضلع کونسل کی ملکیت میں ہیں۔ جن کا کرایہ محکمہ خوراک ادا کرتا ہے۔

(ج)

1) ضلع گجرات میں دوران سال 2012 خرید گندم کا ہدف 25000.000 میٹرک ٹن اور ضلع منڈی بہاؤالدین سے 7500.000 میٹرک ٹن گندم وصول کر کے کل 32500.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا ہدف مقرر تھا۔

2) دوران سال 2013 خرید گندم کا ہدف 28000.000 میٹرک ٹن اور ضلع منڈی بہاؤالدین سے 16000.000 میٹرک ٹن گندم وصول کر کے کل 44000.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا ہدف مقرر تھا۔

حلقہ پی پی۔102 میں گندم کے گودام سے متعلقہ تفصیلات

619: چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔102 گوجرانوالہ میں کل کتنے گندم کے گودام ہیں، کتنے پختہ عمارات میں ہیں اور کتنے بغیر عمارات کے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔102 میں محکمہ خوراک کا ملکیتی کوئی گودام نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر سال کسان اپنی گندم کی فروخت کے لئے خوار ہوتے ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں نئے سرکاری گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی۔102 میں گندم کے سرکاری گودام نہ ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔102 میں محکمہ خوراک کا کوئی ملکیتی گودام نہ ہے، تاہم کسانوں کی سہولت کے لئے ہر سال عارضی گودام (مرکز خرید) کوٹ لدھا میں بنایا جاتا ہے جس کا ٹارگٹ بھی 12000 میٹرک ٹن ہوتا ہے اور کسان اپنی ضرورت سے وافر مقدار گندم اس سنٹر پر فروخت کرتے ہیں۔

سرگودھا: غیر معیاری تیل و گھی کی تیاری اور حکومتی اقدامات

855: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر اور اس کے گرد و نواح میں چھوٹے بڑے ہوٹلوں میں غیر معیاری تیل اور گھی کا استعمال عام ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا اور اس کے گرد و نواح میں موجود فیکٹریاں غیر معیاری تیل اور گھی تیار کر رہی ہیں۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں کے خلاف جو غیر معیاری تیل اور گھی تیار کر کے سپلائی کرتی ہیں، کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔ ضلع لاہور میں مختلف ہوٹلز، ریسٹورنٹس، بیکری، فیکٹری اور دیگر اشیاء خورد و نوش کی فروخت کرنے والوں کو بلا امتیاز چیک کر رہی ہے اور صاف ستھری خوراک کے حصول کے لئے سخت کارروائی عمل میں لائے ہوئے ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔

سیالکوٹ: تحصیل ڈسکہ میں مراکز خرید گندم سے متعلقہ تفصیلات

1153: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ڈسکہ میں خریداری مراکز گندم کہاں کہاں واقع ہیں اور ان مراکز میں کتنی کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے؟

(ب) تحصیل ڈسکہ میں 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی گندم خرید کی گئی اور کیا یہ سرکاری مراکز میں رکھی گئی یا پرائیویٹ مرکز میں رکھی گئی؟

(ج) 14-2013 میں ڈسکہ میں خریدی گئی تمام گندم فلور ملز کو دے دی گئی یا مرکز میں ہی پڑی رہی؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) تحصیل ڈسکہ میں 2عدد سرکاری مراکز ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1	ڈسکہ	9000.000میٹرک ٹن
2	سرانوالی	7000.000میٹرک ٹن

(ب) خریداری گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیم	سنٹر	ذخیرہ گندم میٹرک ٹن	ذخیرہ گندم میٹرک ٹن	ذخیرہ گندم میٹرک ٹن
1	2012-13	ڈسکہ	8098.50	0	8098.50
2	۔ایضاً۔	سرانوالی	6855.20	0	6855.20
		میزان	14953.70	0	14953.70
1	2013-14	ڈسکہ	8323.50	3926.80	12240.30
2	۔ایضاً۔	سرانوالی	4863.00	6461.80	11424.80
		میزان	13186.50	10478.60	23665.10

(ج) 2013-14 میں تحصیل ڈسکہ میں خریدی گئی تمام گندم فلور ملز کو جاری کر دی گئی تھی۔

صوبہ بھر میں سٹور شدہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

1188: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنی گندم گوداموں میں سٹور پڑی ہے، تفصیل سال وار اور ضلع وار فراہم کریں؟

(ب) کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے کب سے پڑی ہوئی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) حکومت نے سال 2012-13 اور 2014 کے دوران کتنی گندم برآمد کی اور کتنی درآمد کی، حکومت کی گندم برآمد، درآمد کی پالیسی کیاہے، ان سالوں کے دوران گندم کی برآمد اور درآمد پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) مورخہ 10-01-2016 تک صوبہ میں ذخیرہ شدہ گندم کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مورخہ 2016-01-10 تک 1732311 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے گنجیوں کی شکل میں پڑی ہے جس کو مناسب اونچائی والے پلنتھوں پر ذخیرہ کیا گیا ہے اور ترپالوں کے ذریعے ڈھانپا ہوا ہے اور باقاعدگی کے ساتھ حفاظتی اقدامات اور نگرانی کی جا رہی ہے۔ گنجیوں میں ذخیرہ شدہ گندم کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے سال 13-2012 اور 2014 میں کوئی گندم درآمد نہ کی۔ اسی طرح سال 14-2013 کے دوران کوئی گندم برآمد نہ کی گئی ہے۔ صرف سال 2012 کے دوران وفاقی گورنمنٹ کی اجازت سے پرائیویٹ برآمد کنندگان نے 50476 ٹن گندم برآمد کی۔ تاہم گندم کی برآمد و درآمد وفاقی حکومت کی اجازت سے ہوتی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی ضروری بات پوائنٹ آف آرڈر پر کرنا چاہتی ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: محترمہ! مہربانی کریں اور مجھے کوئی کام بھی کرنے دیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید کی ہے۔ آپ کی تحریک استحقاق بڑی دیر سے pending چلی آ رہی ہے۔

ایس ڈی او انہار پکالاڑاں تحصیل لیاقت پور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں حال ہی میں ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 12۔فروری 2016 کو میں نے ایک عوامی مسئلہ کے حل کے لئے ایس ڈی او محکمہ

انہار پکالاڑاں تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کو دو تین بار فون کیا، اس نے میرا فون attend کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس کے کچھ دیر بعد مجھے معلوم ہوا کہ جام ایاز، اوورسیئر مذکورہ ایس ڈی او کے ساتھ ہے۔ میں نے اس کے ماتحت اوورسیئر کے نمبر پر فون کیا اور اس نے میری بات مذکورہ ایس ڈی او سے کروائی۔ مذکورہ ایس ڈی او نے میری پوری بات سنے بغیر ہی بڑی بدتمیزی کے ساتھ فون بند کر دیا۔ اس کے کچھ دیر بعد میں نے دو تین بار دوبارہ فون try کیا تو جام ایاز اوورسیئر نے فون سن کر کہا کہ میں مجبور ہوں اور ایس ڈی او کے ماتحت ہوں اور ایس ڈی او صاحب آپ سے بات نہیں کرنا چاہتے اس کے بعد اس نے بھی میرا فون کاٹ دیا۔ مذکورہ ایس ڈی او کے اس غیر ذمہ دارانہ روّیہ سے نہ صرف میری بطور ایم پی اے تحقیر کی گئی بلکہ اس کے توہین آمیز روّیے سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اس کی رپورٹ دو مہینے کے اندر اندر ایوان میں پیش کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! آج صبح گیارہ بجے نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ کے ڈی ایم ایس ڈاکٹر ندیم صفدر خان نے "سٹی 42" کے رپورٹر علی اکبر کو کافی زیادہ زدو کوب کیا، مذکورہ رپورٹر کی آپ سے بھی بات ہوئی ہے۔ ڈی ایم ایس مذکورہ نے اپنی سرکاری گاڑی پر بیٹھ کر اپنے عملے کو بھی استعمال کیا، اُس نے نہ صرف مذکورہ رپورٹر پر تشدد کیا بلکہ اُس کو اغواء کرنے کی کوشش بھی کی جس پر پولیس اور لوگوں نے مداخلت کر کے اُس کو بچایا۔ آپ سے استدعا ہے اور یہ واقعہ آپ کے knowledge میں بھی

ہے تو آپ سے میری استدعا ہے کہ یہ کیس متعلقہ محکمہ کو refer کیا جائے تاکہ کارروائی کی جائے کیونکہ یہ harassment ہے اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

جہلم موضع نوگراں کے فلڈ بنک کی بحالی کا مطالبہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آج خوش قسمتی سے وزیر آبپاشی تشریف فرما ہیں انہوں نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا تو میں نے کہا کہ آپ کے توسط سے انہیں یاد کرادوں۔ تب آپ کی جگہ پر قائم مقام سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے بھی اس وعدہ کو ensure کرایا تھا۔ 13۔مارچ 2014 کا میرا ایک سوال "ضلع جہلم، موضع نوگراں کے flood bank کی بحالی کی سکیم کی تفصیلات" تھا۔ آپ بے شک اس معزز ایوان کی کارروائی نکلوا کر دیکھ لیں وزیر موصوف نے مجھے ensure کرایا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کوئی تحریر لے کر آئیں تو میں پھر ان سے پوچھتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہ جو بات کر رہی ہوں یہ بھی تو ایک تحریر ہی ہے ناں! وزیر موصوف نے یہاں پر مجھے ensure کرایا تھا کہ اگلے چھ مہینوں میں بارشوں کے موسم سے پہلے وہ بند complete ہو جائے گا۔ کب کی بارشیں بھی گزر گئیں لیکن وہاں پر تو ابھی تک اُس کا کوئی نام ونشان ہی نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے مجھ سے کون سے موسم کا وعدہ کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بتائیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں نے محترمہ کی بات سُنی ہے۔ آپ ایک ہفتے کا ٹائم دے دیں میں محکمہ سے پتا کر کے بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کھگہ صاحب!

غلہ منڈی پاکپتن کی تعمیر کا مطالبہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! وزیر زراعت یہاں پر تشریف فرما ہیں تو میں اُن کی موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے استدعا کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع پاکپتن میں غلہ منڈی کا بہت پرانا مطالبہ ہے۔ میں نے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے اس حوالے سے سوال کیا تھا تو میرے سوال کے جواب میں وزیر صاحب نے کہا تھا کہ جیسے ہی ہائی کورٹ سے stay order خارج ہوتا ہے تو ہم اُس پر کام کریں گے۔ میں آج یہاں پر وزیر موصوف کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ stay order خارج ہوئے بھی ڈیڑھ سال ہو گیا ہے تو اس پر کام شروع کیا جائے تاکہ پاکپتن کے کسانوں کو سہولت ہو جائے۔

جناب سپیکر: کھگہ صاحب! آپ منسٹر صاحب سے ایک میٹنگ کر لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پہلے بھی وزیر موصوف نے کہا تھا لیکن انہوں نے مجھے ٹائم ہی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ کھگہ صاحب کو میٹنگ کا کوئی ٹائم دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ایک بہت important مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہوں۔ 8۔مارچ آنے والا ہے جو خواتین کا عالمی دن ہے تو میں آپ سے request کروں گی کہ Women Protection Bill کو اسی session میں ایجنڈا پر رکھا جائے تاکہ 8۔مارچ سے پہلے اُس بل کو پاس کیا جا سکے۔ اس ایوان کی خواتین کو بڑی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ ہم اس بل پر تین چار سال سے کام کر رہے ہیں اور اب اس بل پر کام مکمل ہو چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کی بات notice میں آ گئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید، جناب محمد آصف باجوہ، محترمہ عائشہ جاوید کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے، جی پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے ایک انکوائری pending ہے وہ انکوائری فائنل ہوتی ہے تو پھر اس پر مزید process ہوگا۔

جناب سپیکر:جی،یہ انکوائری کب تک pending جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!یہ انکوائری جلد فائنل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 959/15 شیخ علاؤالدین کی ہے۔جی، گوندل صاحب!

انسانی سمگلروں اور ایجنٹوں کی جانب سے نوجوانوں کو سہانے خواب دکھا کر لوٹنے کی کارروائیوں میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار انسانی سمگلنگ کے سلسلے میں ہے جو لوگ ہمارے ملک سے غیر قانونی طور پر یا نامکمل کاغذات پر بیرون ملک جاتے ہیں۔یہ purely matter فیڈرل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے تو ہمارے ڈپٹی ڈائریکٹر قانون و پارلیمانی امور نے اسی تحریک کی کاپی ساتھ لگا کر درست طور پر ایک لیٹر فیڈرل گورنمنٹ کو بھیج دیا ہے کہ یہ مسئلہ آپ کے متعلقہ ہے تو اس matter کو probe کریں اور اس حوالہ سے حسب ضابطہ کارروائی کریں کیونکہ یہ اُن کی jurisdiction ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 48/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا کیا کرنا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کب تک pending کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں انشاء اللہ جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1036/15 میاں محمود الرشید، میاں محمد اسلم اقبال اور ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

یونین کونسلز نمبر 84 اور 90 بند روڈ لاہور میں قبرستان تعمیر نہ کرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ اس میں دو یونین کونسلیں 84 اور 90 ہیں جن کے قبرستانوں کی نسبت یہ تحریک التوائے کار داخل کی گئی تھی۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ نئے قبرستانوں کی تعمیر کے حوالے سے ٹاؤن انتظامیہ کی طرف سے یونین کونسلیں 84 اور 90 کا PC-I تیار کر کے مبلغ 160.13 ملین کا ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو بحوالہ چٹھی نمبری 1190/TO(I&S) مورخہ 12-11-08 کو ارسال کیا گیا تھا۔ جس پر کمشنر لاہور ڈویژن نے مورخہ 16۔جنوری 2016 کو میٹنگ کی جس میں یونین کونسل 90 میں نئے قبرستان کی تعمیر کے لئے مبلغ 59.137 ملین کی سکیم کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے علاوہ باقی یونین کونسل نمبر 84 کے فنڈز کی

منظوری کے لئے آئندہ میٹنگ میں تحرک ہو جائے گا۔ حسب ضابطہ منظوری کے بعد اس کی تعمیر کے لئے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک التوائے کار اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرائی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو آپ out of turn take up کریں۔ مسئلہ ہے کہ اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے ضلعی حکومتیں مالی بحران کا شکار ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کی تحریک نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے جمع کرائی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں آپ نے اس پر ایک گھنٹہ بحث بھی کی تھی۔ یہ out of turn نہیں آ سکتی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے تین سال میں آپ نے کتنا بھی اہم issue ہو کیا کوئی تحریک التوائے کار کو admit کر کے یہاں بحث کرائی ہے؟ اس کا جواب no ہو گا پھر یہ Rules of Procedure میں کیوں رکھا ہوا ہے؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم نے یہ تحریک التوائے کار دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بلدیاتی انتخابات کو ملتوی کرایا جا رہا ہے اور deliberately دوسرا تیسرا مرحلہ مکمل نہیں کیا جا رہا اس لئے کہ یہ وہاں کا اربوں روپیہ اورنج لائن ٹرین پر لگا رہے ہیں۔ اخبارات کے اندر پورا data ہے کہ ضلع لاہور اور باقی اضلاع کے اندر ٹی ایم اوز کو کس طرح پابند کیا جا رہا ہے کہ وہ اورنج لائن ٹرین کے لئے پیسے اکٹھے کریں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس لئے میری تحریک التوائے کار کو آپ out of turn take up کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر ہمیں احتجاج کرنا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: اب آپ جا رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جا نہیں رہے۔ ہم یہاں کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کی تحریک التوائے کار کا جواب سننے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: اس پر ووٹنگ کرا لیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اورنج لائن ٹرین کا الگ منصوبہ ہے اور یہ الگ منصوبہ ہے۔ اس کا PC-I تیار کر رہے ہیں ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اس کے بعد یہ مکمل ہو جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں دوسری تحریک التوائے کار کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے دو دن پہلے اس پر بحث کر لی ہے۔ آج اس پر wind up speech ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"اورنج لائن ٹرین نامنظور" کی نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"گو عمران گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ سن لیں میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

83۔ تحریک کے قابل اجازت ہونے کی شرائط:

(ڈی) اس میں ایسا معاملہ نہ دہرایا گیا ہو جس کے بارے میں سپیکر تحاریک پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر چکا ہو یا جو ناقابل منظوری قرار پا چکی ہوں یا ایوان ان کو پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر چکا ہو یا ایوان ان پر پہلے ہی بحث کر چکا ہو۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ تو آپ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جب میرے سامنے آئے گی تو میں دیکھوں گا۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔ میں آپ کی تحریک پڑھوں گا۔ اس کے بعد question put کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"اورنج لائن ٹرین نامنظور" کی نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"گو عمران گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس پر بحث ہو گئی ہے۔ آپ نے بحث کر لی ہے۔ اب وزیر قانون wind up کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ تحریک التوائے کار نمبر 1036 کا جواب پڑھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں دوبارہ جواب پڑھ دیتا ہوں۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ نئے قبرستانوں کی تعمیر کے حوالے سے ٹاؤن انتظامیہ کی طرف سے یونین کونسلیں 84 اور 90 کا PC-I تیار کر کے مبلغ 160.13 ملین کا ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو بحوالہ چٹھی نمبری 1190/TO(I&S) مورخہ 08-11-2012 کو ارسال کیا گیا تھا جس پر کمشنر لاہور ڈویژن نے مورخہ 16۔ جنوری 2016 کو میٹنگ کی جس میں یونین کونسل 90 میں نئے قبرستان کی تعمیر کے لئے مبلغ 59.137 ملین کی سکیم کی منظوری دے دی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ باقی یونین کونسل نمبر 84 کے فنڈز کی منظوری کے لئے آئندہ میٹنگ میں تحرک ہو جائے گا۔ حسب ضابطہ منظوری کے بعد اس کی تعمیر کے لئے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1041 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار وقاص حسن مؤکل! یہ آپ کی تحریک ہے۔ (قطع کلامیاں)

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے اس کی کوئی کاپی تو دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار تو پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کا رویّہ جانب دارانہ ہے اگر اس پر بحث نہیں ہو سکتی تو ہمارا یہاں بیٹھنا فضول ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسی باتیں نہ کریں آپ کی مہربانی ہے۔ دیکھیں، آج کے ایجنڈے پر اورنج لائن ٹرین پر بحث ہے اور اس کے بعد لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو اس کو wind up کریں گے۔ جی، آپ ان سب کو بٹھا دیں۔ سردار وقاص حسن موکل جواب سن رہے ہیں یا نہیں سن رہے؟

پی ایم ڈی سی ترمیم پر عمل کرنے سے میڈیکل اور ڈینٹیسٹری کے طلباء و طالبات کو مشکلات کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے پنجاب یونیورسٹی کو مطلع کیا تھا کہ ایسی یونیورسٹیز جن میں میڈیکل اینڈ ڈینٹیسٹری کی تعلیم نہیں دی جاتی ان سے اپنا الحاق ختم کر دیں۔ اس ضمن میں لاہور ہائی کورٹ نے شیخ زید پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ اور شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج کو چھ ماہ کا وقت دیا تھا کہ وہ اپنا الحاق کسی بھی ہیلتھ یونیورسٹی کے ساتھ کروائیں تا کہ ان چھ ماہ میں طلباء اپنا امتحان بغیر پریشانی کے دے سکیں۔ اس سلسلہ میں بہت سی میٹنگز کروائی گئیں تا کہ شیخ زید پوسٹ گریجویٹ میڈیکل یونیورسٹی اور شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج کا الحاق یونیورسٹی کے ساتھ کیا جا سکے۔ ان اداروں کا الحاق کرنے کا طریق کار آخری مراحل میں ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے کچھ عرصہ پہلے بورڈ آف گورنرز کے اجلاسوں پر پابندی کی وجہ سے معاملہ تاخیر کا شکار ہوا۔ جب بھی میٹنگ ہو گی تو یہ مسئلہ قانونی طور پر حل کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی سیٹوں سے اٹھ کر سپیکر ڈیسک کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج اور نعرے بازی شروع کر دی)

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 101/16 ملک احمد سعید کی ہے کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل "آلو حکمران، آلو ٹرین نامنظور، کرپشن ٹرین نہیں چلے گی، آلو ٹرین ٹھاہ، آلو ٹرین نامنظور" کی نعرے بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1067/15 سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟ please have your seat.

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔ آپ کی تحریک التوائے کار ہے۔ یہ آپ کا ہی کام ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے تو ٹائم بول دیا ہے۔ آپ کا کام ہے۔ ایسے نہ کریں اچھا نہیں لگتا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

لاہور میں تمام ٹاؤنز کی رجسٹری برانچ میں کرپشن کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! وثیقہ جات کی رجسٹریشن سب رجسٹرار کے دفاتر میں ہوتی ہے۔ سب رجسٹرار ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے ماتحت کام کرتے ہیں جبکہ بورڈ آف ریونیو پنجاب ان کی اپیلیٹ اتھارٹی ہے۔ رجسٹریشن کے کام کی نگرانی کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے پڑتال کا باقاعدہ نظام وضع کیا ہوا ہے۔ اگر دوران پڑتال وثیقہ جات میں گورنمنٹ واجبات کی وصولی میں کوئی کمی پائی جائے تو ان کی وصولی ڈسٹرکٹ کلکٹر کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھا گیا ہے not press لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1069/15 سردار وقاص حسن موکل اور چودھری عامر سطان چیمہ کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1073/15 سردار وقاص

حسن مؤکل اور چودھری عامر سطان چیمہ کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1076/15 سردار وقاص حسن مؤکل، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

حکومت پنجاب لاہور میں شیخ زید ہسپتال کی حالت زار درست کرنے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ شیخ زید ہسپتال لاہور کا انتظامی کنٹرول اٹھارہویں ترمیم کے تحت 14۔فروری 2012 کو وفاقی حکومت سے پنجاب حکومت کو سونپ دیا گیا۔اس ضمن میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے مطابق شیخ زید ہسپتال لاہور کو اسی طرز پر چلایا جائے گا جس طرح وفاقی حکومت میں چل رہا تھا۔ اس ہسپتال میں ملک کے مختلف حصوں سے مریض اپنا علاج کروانے آتے ہیں اور بفضل خدا صحت یاب ہو کر جاتے ہیں۔ ہسپتال کی ایمرجنسی 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے اور ضروری عملہ تینوں شفٹوں میں موجود ہوتا ہے۔ تمام ممکنہ اور موجودہ ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ شاذونادر ایسی ادویات جو ہسپتال کی فارمیسی میں موجود نہ ہوں وہ مریضوں سے منگوائی جاتی ہیں۔ شیخ زید ہسپتال کو گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ ان ایڈ ملتی ہے یہ ہسپتال خود مختار حیثیت میں بورڈ آف گورنرز کے تحت ہمیشہ سے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ وفاقی حکومت اور بورڈ آف گورنرز کے فیصلے کے مطابق اخراجات کا کچھ حصہ حکومت ادا کرتی ہے اور باقی شیخ زید ہسپتال خود پورے کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی نہیں چلے گی، مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو،
گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھا گیا ہے not pressed لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1079 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

(اس مرحلہ پر حکومتی بنچوں کی طرف سے مسلسل شور مچائے شور، اورنج لائن ٹرین چلے گی، گو عمران گو" کی نعرے بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔دسمبر 2015 میں شائع ہونے والی خبر حقیقت پر مبنی نہ ہے یہ درست ہے کہ موسمی تغیرات وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔زمین اور پودوں پر ان کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر:ایک منٹ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھ جائیں،حضرت تشریف رکھیں کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔جی،گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی،گنتی کی جائے۔تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر:جی،کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔گوندل صاحب!آپ تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ رہے تھے تو درمیان میں انہوں نے کورم point out کر دیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!شیخ زید ہسپتال لاہور کا انتظامی کنٹرول اٹھارہویں ترمیم کے بعد 14۔فروری 2012 کو وفاقی حکومت سے پنجاب حکومت کو۔۔۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار کا جواب پڑھیں۔

موسمیاتی تبدیلی کے باعث زرعی پیداوار میں شدید کمی

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ موسمی تغیرات وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ زمین اور پودوں پر ان کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں مگر فصلات کی پیداوار میں جتنی کمی خبر میں بیان کی گئی ہے وہ مبالغہ آرائی ہے۔ سال 2015 میں چاول، گنّے، آلو اور مکئی کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہے جبکہ صرف کپاس کی پیداوار میں کمی ہوئی ہے جس کی وجوہات میں کپاس کے لگاتار گرتے ہوئے نرخ، کھادوں کا کم استعمال، جولائی اور اگست کے مہینوں میں لگاتار بارشوں کی وجہ سے کیڑوں کے انسداد میں مشکلات قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ تھور کے خاتمے اور زمین کی بحالی کے لئے محکمہ زراعت شعبہ ریسرچ کے تحت Directorate of Soil Fertility کام کر رہا ہے۔ صرف اس موسم کی وجہ سے پیداوار میں کمی آئی ہے جبکہ باقی معاملات انشاء اللہ درست ہیں اور کپاس میں اس دفعہ جو کمی آئی ہے آئندہ سال اس میں بھی انشاء اللہ بہتری آجائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھا گیا ہے not pressed لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: ہم نے توجہ دلاؤ نوٹس pending کیا تھا اور آج میرے خیال میں ایک ہی توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 989 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر نوشین حامد!

لاہور: علامہ اقبال ٹاؤن ناکے پر کھڑے
پولیس اہلکاروں کی شہادت سے متعلقہ تفصیلات

989: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 18-02-2016 کی خبر کے مطابق علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ناکے پر پولیس اہلکار مبشر اقبال اور آصف نے مشکوک موٹر سائیکل سواروں کو رُکنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے فائرنگ کر کے دونوں کو موقع پر شہید کر دیا؟

(ب) پولیس نے مجرموں کو گرفتار کرنے کے لئے کیا کارروائی کی ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر! یہ اس حوالے سے بہت اہم توجہ دلاؤ نوٹس ہے کہ آج ہمارا ملک ایک extraordinary situation میں سے گزر رہا ہے، ہم حالتِ جنگ میں ہیں اور ایسے میں ہم اپنے قانون کے محافظوں کو سڑک پر مرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن کے لئے کوئی تحفظ فراہم نہیں کیا جاتا اور اس وقت ان کے لئے کوئی anti terrorism کی proper ٹریننگ نہیں ہے اور صرف تین کورسز ایسے ہیں جو ایک ایک دن کے دو کورس ہیں اور ایک کورس صرف تین دن کا ہے۔ ایسے میں ہم لوگ اپنے محافظوں کو تحفظ فراہم نہیں کریں گے تو عوام کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: چلیں، ان کا جواب سنتے ہیں پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس حد تک یہ توجہ دلاؤ نوٹس درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور اس واقعہ کے بعد ہمارا جو Counter Terrorism Department ہے جس کی state of the art ٹریننگ یا equipment ہے اور ہر طرح سے دہشت گردوں کے خلاف جنگ لڑنے اور جیتنے کے لئے ہر قسم کے وسائل انہیں فراہم کئے گئے ہیں اور Counter Terrorism Force بہت ہی excellent کام کر رہی ہے۔ اگر اکا دکا کوئی واقعات تین، چھ ماہ بعد ہوتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ Law Enforcing Agencies اور انٹیلی جنس ایجنسیاں اپنا کام نہیں کر رہیں۔ بہت سارے ایسے ملزموں کو گرفتار کیا گیا ہے اگر وہ نہ کیا جاتا تو شاید وہ بھی کوئی نہ کوئی incident کرتے اس لئے محترمہ کے اس مؤقف اور انفارمیشن سے میں اتفاق نہیں کرتا کہ ہم نے اپنے محافظوں کو سڑکوں پر مرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے محافظ سڑکوں پر موجود ہوں گے، وہاں پر دہشت گردی

کے خلاف اور criminals کے خلاف اپنا کردار ادا کریں گے تو عوام امن کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں گے اس لئے ہمارے یہ دونوں شہید کانسٹیبل اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے اور یہ لوگوں کی حفاظت کے لئے وہاں کھڑے تھے۔ یہ کوئی ویسے وہاں پر موجود نہیں تھے توانشاء اللہ تعالیٰ اس وقوعہ سے وہاں سے جو تصاویر ملی ہیں ان کی geo-fencing کروائی گئی ہے اور جو ثبوت ہیں ان کو ٹیکنیکل اور scientific بنیادوں پر دیکھا جا رہا ہے اور ان ملزمان کو بہت جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا ناکوں پر موجود پولیس آفیسرز اور اہلکاروں کو بلٹ پروف جیکٹ provide کی جاتی ہیں اور کیا یہ درست نہیں ہے کہ اس وقت لاہور میں بلٹ پروف جیکٹوں کی شدید قلت ہے؟

سرکاری کارروائی

بحث

اورنج لائن ٹرین پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: محترمہ! بڑی مہربانی۔ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پہلے اورنج لائن ٹرین پر بحث wind up ہو گی اس کے بعد محکمہ آبپاشی سے متعلق بھی آج بحث ہے۔ میں وزیر قانون کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اسے wind up کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ان تمام ممبران کا شکریہ ادا کروں گا کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے بھی جنہوں نے اس بحث میں حصہ لیا۔ میں اپوزیشن لیڈر کا بھی شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے اس بحث کا آغاز کیا۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر بحث کو شروع کرتے ہوئے with facts & figures جو بات رکھی تھی جس میں دو تین باتیں اہمیت کی حامل تھیں۔ پہلے نمبر پر تو یہ اعتراض اورنج لائن ٹرین پر تھا کہ یہ منصوبہ پتا نہیں جی کہاں سے خیال آ گیا کیونکہ اس کی تو شاید ضرورت نہیں ہے۔ میں نے on the floor of the House with facts & figures ثابت کیا کہ 1991 سے جو studies ہو رہی ہیں کہ لاہور میں ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ اس وقت سے یہ دونوں

گرین لائن جو میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین جواب بننے جارہی ہے، کے متعلق دنیا کی International level کی ایجنسیوں نے اپنے surveys اور اپنی studies میں ان کا ذکر کیا ہے اور اس بات کو recommend کیا ہے کہ یہ چیزیں بننی چاہئیں ورنہ اگر یہ نہ ہوتا تو آج پھر لاہور کا کراچی سے بھی براحال ہوتا۔ آج آپ کراچی میں دیکھیں کہ وہاں بات ہی یہ ہو رہی ہے، وہاں پر کسی اور سہولت کی بات نہیں ہو رہی سب اس بات پر شور واویلا کرتے ہیں کہ یہاں پر ٹرانسپورٹ کا نظام انتہائی خرابی کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد دوسرا اعتراض کہ یہ قرض کہاں سے آیا اور کہاں جائے گا، یہ بہت زیادہ ہے اور اس کے متعلق بھی میں نے پورے facts & figures ایوان کے سامنے رکھے۔ پھر اس کے بعد اس کے روٹ سے متعلق یہ بات ہوئی لیکن میں یہ on record ہوں کہ اپوزیشن کے تمام ممبران اور قائد حزب اختلاف نے ان facts & figures اور ان اعتراضات کے اوپر کسی نے بھی بات نہیں کی۔ انہوں نے صرف بعد میں بات کی کہ فلاں سکول کی چار دیواری نہیں ہے، فلاں جگہ پر لٹرین نہیں ہے، فلاں جگہ پر یہ نہیں ہے اور فلاں جگہ پر وہ نہیں ہے۔ میں اس بحث کو wind up کرتے ہوئے معزز قائد حزب اختلاف اور اس ہاؤس کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ آپ جب چاہیں، اگر آپ ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں تو پچھلے سات سالوں میں ایجوکیشن میں جو initiatives شہباز شریف حکومت نے لئے ہیں اور ان سات سالوں میں جتنی یونیورسٹیاں بنی ہیں، جتنے سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں، جتنی انوسٹمنٹ ایجوکیشن سیکٹر میں ہوئی ہے، اگر پچھلے 62 سالوں میں بھی ہوئی ہو تو پھر ہم آپ کی بات کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ شور واویلا کرتے رہنا کہ یہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ہوا، میں صرف ایک initiative کی بات کر رہا ہوں کہ آج ایک لاکھ بچہ جو orphan ہے یا اس کے ماں باپ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ اس کی فیس دے سکیں، وہ ایسی یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہے جس میں ان کا ماہانہ خرچہ پچاس سے ساٹھ ہزار روپے ہے۔ آج پوری دنیا میں جو پوزیشن ہولڈرز ہیں وہ حکومت کے خرچ پر ان کا exposure ہو وہ پوری دنیا کی یونیورسٹیوں میں بھیجا جاتا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ یہ اگر آج سے 60 سال پہلے شروع ہوا ہوتا تو آج کم از کم 350 یا 400۔ ارب روپے ہوتا اور میرا خیال ہے کہ ایک لاکھ نہیں بلکہ یہ فنڈز پورے صوبے میں ڈھونڈتا پھرتا کہ کوئی ایسا بچہ ہے جو معیار کے اوپر پورا اترتا ہے اور اس کے ماں باپ اسے پڑھانے کے قابل نہیں ہیں، تو اسے سکول میں داخل کروایا جائے اور اس کی فیس حکومت ادا کرے گی۔ یہ فنڈ کس نے قائم کیا اور جس نے قائم کیا اس کا نام شہباز شریف ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ جس دن چاہیں ہم ان کو یہ بات record پر ثابت کریں گے، ایجوکیشن کی بات کر لیں، ہیلتھ سیکٹر کی بات کر لیں۔ ہیلتھ سیکٹر میں جس دن چاہیں یہ بحث کریں۔ اگر ان سات سالوں میں ہیلتھ سیکٹر میں جو انوسٹمنٹ ہوئی ہے، ان سات سالوں میں جتنے میڈیکل کالج بنے ہیں، ان سات سالوں میں جتنے ہسپتالوں کی extension ہوئی ہے اور نئے بنے ہیں اور یہ ریکارڈ compare کر لیں لیکن اب شور واویلا اورنج لائن ٹرین پر ہو رہا ہے۔ اب بات یہاں پر آ کر کی ہے کہ ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر میں پھر اس کے پاس یہ کسانوں کے پاس چلے گئے کہ کسان مر رہا ہے۔ اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ انہیں کہاں پر اتنی dead bodies نظر آئیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کسان مر گئے ہیں، کسان مر گئے کہ کسان کو پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا package اس حکومت نے دیا ہے۔ اب جہاں تک جو commodities ہیں یعنی اجناس کی قیمتوں کا معاملہ ہے تو یہ پوری دنیا میں مسئلہ ہے اور پوری دنیا میں مندا ہے اور پوری دنیا میں قیمتیں گری ہیں۔ یہ کوئی صرف پاکستان میں نہیں ہوا تو میں conclude کرتے ہوئے یہی کہوں گا کہ اورنج لائن ٹرین سے متعلق جو facts & figures میں نے اس معزز ایوان کے سامنے رکھے تھے، وہ اس بحث کے بعد آج بھی unchallenged ہیں۔

جناب سپیکر! ایک بات جو انہوں نے بار بار کی کہ تاریخی ورثہ ہے اور ہماری جو عمارتیں ہیں تو کسی ایک عمارت کو بھی اس روٹ میں touch نہیں کیا جائے گا اور نہ کیا گیا ہے جو اس کی پلاننگ ہوئی ہے۔ ایک معاملہ کہ 200 فٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ دنیا میں یہ سٹینڈرڈ نہیں ہے، دنیا میں یہ سٹینڈرڈ نہیں ہے اور بعض تاریخی ورثے ایسے بھی ہیں کہ جہاں جا کر ٹرین یا بس کا روٹ ہے اور اس کے مطابق لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ شالامار باغ کے گیٹ کے ساتھ سڑک چلتی ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ وہاں سے ٹریفک گزرنے سے اُس میں کوئی خرابی آئی ہے ویسے بھی ٹرین کا منصوبہ ٹریفک فرینڈلی ہے تو اس لئے میں اس معزز ایوان اور اپوزیشن کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ لاہور کی ترقی میں، پنجاب کی ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔ یہ منصوبے لاہور کے بعد دوسرے شہروں میں بھی بنیں گے اور یہ اس منفی سیاست کو، ترقی روکنے کی سیاست کو اور اس غُل غپاڑہ کی سیاست کو یہ منصوبہ نیست و نابود کر دے گا۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بات کرنے دیں، آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم آبپاشی پر general discussion عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کریں گے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دے دوں گا لیکن پوائنٹ آف آرڈر relevant ہوگا۔ بحث کا آغاز پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا۔ جو معزز ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو لکھوا دیں۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے جو باتیں کی ہیں وہ وہی باتیں ہیں جو شروع میں، آغاز میں انہوں نے repeat کی ہیں اور کوئی نئی بات نہیں کی۔ ان کے پاس بات کوئی کہنے کو تھی ہی نہیں۔ میں دو باتیں ان سے عرض کروں گا ایک تو یہ یہاں پر انہوں نے undertaking نہیں دی میں نے آپ سے بھی کئی دفعہ کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبان ان کو غور سے سنیں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارے بجٹ کے اندر مختلف شعبہ جات کے پیسے تھے وہ re-appropriation کے نام پر for God sake میری آج بھی ایک تحریک التوائے کار تھی جو میں کہہ رہا تھا کہ آپ اس کو out of turn take up کریں وہ اخبارات کے اندر چھپا ہے کہ مقامی حکومتوں سے صرف لاہور کے اندر 87 کروڑ روپے پچھلے تین مہینے کے اندر جو لوکل گورنمنٹ کے اور ٹاؤنز کے پیسے تھے، اخبار کے تراشہ کی پچھلی سائڈ پر دیکھیں تو میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ جہاں رانا ثناءاللہ خان اتنے confident ہیں تو یہ ایوان کے اندر یقین دہانی کروا دیں کہ re-appropriation کے نام پر جو ہمارے مختلف منصوبے ongoing لوگوں کی ویلفیئر کے چھوٹے چھوٹے بجٹ ہم نے رکھے ہوئے ہیں، کہیں ایک ارب روپے ہیں، کہیں 50 کروڑ روپے ہیں، کہیں 25 کروڑ روپے ہیں وہ یہ withdraw نہیں کریں گے۔ یہ ایک بہت ضروری ہے اور دوسرا یہ متاثرین کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم نے شور وغل کیا، غُل غپاڑہ کیا ہمارے اُس شور وغل کرنے کے بعد، کیمپ لگانے کے بعد، متاثرین سے رابطے کرنے کے بعد ایک دم سے وزیر اعلیٰ بھی میدان میں اُترے اور یہ بھی آئے اور اللہ کا شکر ہے کہ متاثرین کی کچھ نہ کچھ اشک شوئی ہو گئی، انہیں کچھ پیسے مل گئے۔

جناب سپیکر! اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ پوسٹل کالونی، پیرا شوٹ کالونی، کپور تھلہ ہاؤس، جین مندر یہاں کے جو لوگ ہیں بے سہارا ایک ایک کمرے میں دو دو families ہیں تو یہ ایل ڈی اے کے پاس لاکھوں پلاٹ ہیں تو میری لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے میں انہیں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو اس طرح کے متاثرین ہیں جو بے چارے بے آسراء ہیں روزانہ ٹی وی چینلز پر پروگرامز آتے ہیں اور لوگ کس کسمپرسی میں، کس پریشانی میں وہ رو دھو رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اُن تمام لوگوں کو پوسٹل کالونی، پیرا شوٹ کالونی، تین تین مرلے کا اگر پلاٹ حکومت دے دے گی تو جہاں یہ 200۔ارب روپیہ خرچ ہو رہا ہے ایل ڈی اے کے پاس کھربوں روپے کی پراپرٹیز ہیں جو commercial basis پر وہ بیچ رہا ہے تو یہ متاثرین پر مہربانی کریں وہ 500 ہے، 700 ہیں بقول ان کے کہ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو متاثر ہیں تو ایسے لوگوں کو آپ کوئی تین مرلے کا پلاٹ فراہم کر دیں باقی آپ دس لاکھ روپے فی گھر انہیں دے رہے ہیں وہ دو کمرے بنا کر اپنا سر چھپانے کا ٹھکانا بنا لیں گے۔ میں دو چیزیں لاء منسٹر سے کہوں گا ایک تو ongoing ہمارا بجٹ ہے re-appropriation کے نام پر اُن منصوبوں سے پیسے سرنڈر یا withdraw کر کے اورنج لائن ٹرین کو نہ جھونکے جائیں اور دوسری جو بات میں نے کی کہ متاثرین کی مدد کے لئے تین تین مرلے کے پلاٹ دیں۔

جناب سپیکر: جی، جو انہوں نے re-appropriation کی بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کا انتہائی مشکور ہوں اور اگر رولا اینا اِی سی تو پھر اتنا شور ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی یہ اورنج لائن ٹرین پر اس طرح کی گفتگو ایوان کے اندر اور باہر کی گئی اگر صرف یہ دو معاملے تھے جس طرح سے آج فرما رہے ہیں اسی طرح سے یہ بات کرتے تو یہ کوئی معاملہ نہیں تھا۔ میں اُس دن بھی اُن کو یقین دہانی کروانے کی پوزیشن میں تھا۔ یہ تمام جو ہیڈز ہیں جہاں سے یہ پیسے لئے گئے ہیں مثال کے طور پر انرجی سے 1500 ملین لیا گیا ہے یہ 1500 ملین ہم نے اس لئے رکھا تھا کہ جو ہم نے انرجی کے نئے پراجیکٹ شروع کرنے ہیں اُس کے لئے ہمیں اس سال بھی ضرورت ہوگی، اس سال فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں دو پراجیکٹ مل گئے اس لئے یہ پیسے ہمارے پاس بالکل spare تھے۔ اسی طرح سے اُجالا پروگرام ہے اس میں ہمارے پاس سرپلس تقریباً 700 ملین تھا اسی طرح سے کہیں سے 300، کہیں سے 700 جو انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ دوسرے فلاحی منصوبے اُن کو بند کیا جا رہا ہے تو میں on the floor of the

اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہوں معزز لیڈر آف اپوزیشن کو کہ جو رقم لی گئی ہے next House جو مارچ اپریل میں ہوتی ہے اُس میں اُن منصوبوں کو جو چل رہے ہیں واپس کر re-appropriation دی جائے گی اور اس re-appropriation کی وجہ سے کوئی ایک منصوبہ بھی بند ہو گا اور نہ ہی اس کو کسی قسم کا نقصان ہو گا۔ جہاں تک انہوں نے بات compensation کی ہے یہی تو ہمارا کہنا تھا کہ یہ ایسا منصوبہ ہے کہ اس سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں، جو لوگ احتجاج کر رہے ہیں اور جن کا احتجاج میڈیا پر بھی چلا ہے کسی نے یہ نہیں کہا کہ آپ یہ منصوبہ نہ بنائیں، کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ منصوبہ غلط ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہماری compensation کی رقم تھوڑی ہے اور اُس رقم کو بڑھا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں جو compensation centre قائم کئے گئے ہیں وہاں سے میری آخری اطلاع کے مطابق تقریباً ساڑھے سات آٹھ بلین compensation کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ اب میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ one third لوگوں کی compensation بقایا ہے جن لوگوں نے اپنی compensation لی ہے انہوں نے تسلی کے بعد لی ہے، تسلیم کرنے کے بعد لی ہے اور اُن کو بالکل شفاف طریقے کے ساتھ پیسے اُن کے بنک اکاؤنٹس میں منتقل ہوئے ہیں۔ جتنے سنٹرز بنے ہیں اُن کی ہمارے معزز ایم این ایز، ایم پی ایز، ہمارے معزز منسٹرز صاحبان نے پوری طرح سے نگرانی کی ہے اور وزیر اعلیٰ خود اُن کو visit کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! باقی جہاں جہاں ایک دو جگہ پر تھوڑا سا اس بات کا dispute ہے کہ اُن کا یہ خیال ہے کہ شاید compensation کم ہے اُس بارے میں اُن کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے اور اُس assessment کے بعد اُس میں بھی میں قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ اُس میں جو اضافہ مناسب اور جائز ہے وہ بھی کر دیا جائے گا اور اُس compensation کی ادائیگی اُن کو بھی کر دی جائے گی۔ اگر لیڈر آف اپوزیشن اس بارے میں یہ مناسب سمجھیں تو اس سلسلے میں جو meetings ہوتی ہیں تو اُن میں ہم قائد حزب اختلاف کو بٹھانے کو تیار ہیں، ہم سامنے بیٹھیں گے قائد حزب اختلاف کو وزیر اعلیٰ کے ساتھ چیئر پر بٹھائیں گے یہ بیٹھیں تاکہ وہاں پر یہ اپنا مفید مشورہ دیں اور بالکل ہماری یہ نیت ہے کہ کوئی ایک بھی affectee کی compensation میں کوئی کمی کوتاہی نہ رہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو مشورہ دے دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں لاء منسٹر کی بات سے یہ تاثر ملا ہے کہ ہم نے شاید اس منصوبے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ تمام اپوزیشن کی پارلیمانی پارٹیوں نے اس پر غور و خوض کیا، میٹنگ کی اور فیصلہ کیا کہ یہ منصوبہ کسی طور پر بھی، یہ بھلے بنائیں لیکن ہم نے اپنا فرض ادا کیا، ادا کرتے

رہیں گے، شور وغل بھی کریں گے اور لوگوں کو جگائیں گے کہ یہ پنجاب کے دس کروڑ عوام کا معاشی قتل ہے۔اِن کو گروی رکھ کر یہ 200،300۔ارب روپیہ خرچ کرنے جارہے ہیں اور لاہور کی تباہی و بربادی کا پروگرام بنارہے ہیں اس لئے ہم ان کے ساتھ نہیں ہیں، بالکل نہیں ہیں۔یہ بڑے شوق سے کریں۔مجھے وزیراعلیٰ کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔1988 میں وزیراعلیٰ میرے پیچھے بیٹھتا تھا۔وزیراعلیٰ شہباز شریف نے پہلے دن یہاں بات کی تھی کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے،انہوں نے تو یہاں ایوان میں آنا ہی گوارا نہیں کیا اور ہمیشہ چیزوں کو bulldoze کیا ہے۔آپ bulldoze کرتے چلے جائیں لیکن ہم اپنا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک بہت مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہاں قائد حزب اختلاف کو تھوڑا سا correct کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: یہ جواب الجواب آرہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جواب الجواب نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف، پیپلز پارٹی اور (ق) لیگ کے پارلیمانی لیڈروں کے علاوہ آزاد ممبران نے میرے ساتھ بات کی اور انہوں نے کہا کہ ہمارے حلقوں کے جو معاملات ہوتے ہیں ان کے متعلق ہم چاہتے ہیں کہ وزیراعلیٰ ان پر بھی توجہ فرمائیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کی وزیراعلیٰ سے ملاقات ہو جاتی ہے، آپ بیٹھیں اور جو بھی معاملات ہیں جس طرح سے آپ چاہتے ہیں اس طرح سے ایک طریق کار بنائیں۔ ہم بھی اپوزیشن میں رہے ہیں اور اپوزیشن میں رہتے ہوئے بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں جن کے اوپر آپ گورنمنٹ سے بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ جی ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جس طرح سے مناسب سمجھیں ملاقات ہو جائے گی تو انہوں نے کہا کہ نہیں، ہم نے جانا کہیں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ خود یہاں آئیں اور ہم ان کے ساتھ یہاں ہی اسمبلی چیمبر میں میٹنگ کریں گے۔ وزیراعلیٰ یہاں تشریف لائے، پیپلز پارٹی اور (ق) لیگ کے دوستوں نے ان سے ملاقات کی۔قائد حزب اختلاف اور پی ٹی آئی کے ممبران نے وعدے کے باوجود ملنے سے انکار کر دیا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا صاحب اس ایوان میں غلط بیانی کر رہے ہیں اور انہیں یہ بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بات کی تصدیق آپ مغل صاحب سے اور یہاں پر جو پیپلز پارٹی کے دوست بیٹھے ہیں ان سے کر لیں کہ کیا ان کی ملاقات یہاں چیمبر میں نہیں ہوئی؟ یہ ان سے پوچھ لیں اور یہ بتائیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے دو سال تک، تین سال تک کسی ایک سکیم کے لئے کوئی پیسا نہیں دیا، ان پر افسوس ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ میں، ہماری پارٹی کے ممبران اور پیپلز پارٹی کے ممبران بالکل وزیر اعلیٰ سے ملے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اُس میٹنگ سے لے کر آج تک ایک بھی سکیم، ہم خیرات نہیں مانگ رہے ہیں بلکہ اس عوام کا حق مانگ رہے ہیں اور ان حلقوں کے عوام کا حق مانگ رہے ہیں جو ان کو ملنا چاہئے۔ اگر یہ وزیر اعلیٰ کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ ہے تو کیا وہ ہمارا وزیر اعلیٰ نہیں ہے؟ ہم تو ماننے کے لئے تیار ہیں لیکن میں اس میٹنگ میں موجود تھا اور بالکل جگ ہنسائی ہوئی۔ وزیر اعلیٰ نے commit کیا تو وہ commitment کیوں نہیں پوری ہوئی اور تین سال کے بعد کیا ہوا؟ میں آپ کو وہ نوٹیفکیشن دکھا سکتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے اپنی بات پوری کرنی ہے۔ وہ نوٹیفکیشن ہوا، اس پر کمیٹی بنی، اس کمیٹی میں رانا ثناء اللہ خان کا نام ہے اور ارشد لودھی صاحب کا نام ہے۔ وہ کمیٹی کی ایک میٹنگ، ایک ملاقات، ایک بات یہ بتا دیں کہ آج تک پوری ہوئی ہو۔ بات کرتے وقت ہماری جگ ہنسائی کرنے کے لئے تیار ہیں، یہ بتائیں کہ ہمارے ساتھ ہوا کیا ہے؟ اگر اپوزیشن بات کرتی ہے کہ عوام کو حق دیا جائے تو آپ کہتے ہیں کہ ہم بھیک مانگ رہے ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ کا حق ہے، آپ کا حق کیوں نہیں ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تو پھر ہوا کیا؟ اگر آپ ہمارے سپیکر ہیں تو آپ ہمیں اس کا جواب لے کر دیں کہ اس میٹنگ کا فائدہ کیا ہوا؟

جناب سپیکر: جی،آپ کی مہربانی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آج سے دو سال پہلے اپوزیشن نے اس ایوان میں یہ واویلا کیا کہ ہمارے حلقوں میں ترقیاتی فنڈز دیئے جائیں اور اس پر بڑی بحث ہوئی۔ اپوزیشن نےrequestنہیں کی تھی کہ ہمیں وزیراعلیٰ سے ملنے کا موقع فراہم کریں بلکہ اسیfloorپر راناثناء اللہ خان نے کہا تھا کہ میں آپ کی میٹنگ وزیراعلیٰ سے کراتا ہوں۔اسی روشنی میں اسی چیمبر میں میٹنگ کروائی گئی اور وزیراعلیٰ نے کہا کہ آپ اپنے منصوبے دیں اس پر کمیٹی بنائی گئی۔وہ کمیٹی بھی کھوہ کھاتے، فنڈز بھی کھوہ کھاتے اور یہ ہمارے حلقوں کا، ہماری عوام کا، جنوبی پنجاب کی عوام کا حق ہے کہ ان کے علاقوں میں ترقیاتی کام کرائے جائیں۔جب اورنج لائن ٹرین کی بات ہوتی ہے تو آپ لاہور میں200۔ارب،400۔ارب کا منصوبہ بنالیں۔بہت افسوس کی بات ہے کہ راناصاحب200۔ارب، 400۔ارب لاہور میں لگائیں اور یہ کہیں کہ پنجاب ترقی کرے گا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! کیا اورنج لائن ٹرین سے پنجاب ترقی کرے گا؟ ہمارے علاقے میں جانور اور انسان ایک گھاٹ سے پانی پی رہے ہیں اور آپ اورنج لائن ٹرین بنا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔وزیرآبپاشی اب اپنی تقریر کا آغاز کریں گے۔

بحث

آبپاشی پر عام بحث

وزیرآبپاشی (میاں یاور زمان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! شکریہ۔صوبہ پنجاب انتہائی خوش قسمت ہے کہ جس کے اندر دنیا کا سب سے بڑا contagious gravity flow irrigation systemموجود ہے جس میں 13 بیراج،25 بڑی نہریں،12 عددlead canals،3 ہزار 96 distributariesاور مائنرز شامل ہیں جن کی کل لمبائی23ہزار184میل بنتی ہے۔اس کے علاوہ اس میںsmall dames 57، 1067ٹیوب ویلز اور2100 لمبے فلڈ بند شامل ہیں۔یہ اپنے58ہزار موگہ جات کے ذریعے 20.78 ملین ایکڑ اراضی کو سیراب کرتا ہے اور یوں پاکستان کیGDPمیں 21فیصدcontributeکرتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ یہ اسی نظام آبپاشی کا خاصا ہے کہ اس ملک کے اس صوبہ کے اندر زرعی انقلاب برپا ہوا اور آج پنجاب کی معیشت زراعت پر base کر رہی ہے۔ زراعت معاشی زندگی کے اندر ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ پنجاب اریگیشن سسٹم ہی کا خاصا ہے۔ یہ سسٹم بنیادی طور پر 70 فیصد رقبہ کو پانی دینے پر design کیا گیا تھا لیکن دور حاضر کے جدید تقاضوں کی وجہ سے اور crop pattern کی تبدیلی کی وجہ سے اس وقت محکمہ 130 فیصد رقبہ کو پانی فراہم کر رہا ہے جو محکمہ کا بہت بڑا کریڈٹ ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ یہ سو سال پرانا سسٹم ہے، یہ خستہ حالی کا شکار ہے اور ہمارے 40 ہزار سے زائد اہلکار شبانہ روز کوشش کر کے کسانوں کو equity distribution of water فراہم کر رہے ہیں۔ اتنے بڑے نظام کی خستہ حالی کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں ہم نے ایک مضبوط اور جامع rehabilitation, upgradation and development programme ترتیب دیا ہے جس کے تحت تمام بیراجوں کو rehabilitate اور upgrade کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح تونسہ بیراج 10۔ ارب روپے کی لاگت سے upgrade ہو چکا ہے۔ اسی طرح 11۔ ارب روپے کی لاگت سے جناح بیراج مکمل ہو چکا ہے، اسی طرح میو خانکی بیراج کی تعمیر شروع ہے اور اس پر 22۔ ارب روپے لاگت آئے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ جون 2017 میں مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح بلوکی بیراج اور LBDC canal system 29۔ ارب روپے کی لاگت سے rehabilitate and upgrade کیا جا رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ستمبر 2016 میں یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح سلیمانکی بیراج اور پاکپتن کینال 8۔ ارب روپے کی لاگت سے rehabilitate اور upgrade ہو رہی ہے جو انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ آنے والے سالوں میں یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ اس فلڈ سیزن کے بعد تریموں بیراج اور پنجند بیراج 17۔ ارب روپے کی لاگت سے شروع کر دیئے ہیں اور ان کی بھی rehabilitation اور upgradation ہو گی اور اس کا کریڈٹ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت اور میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہی نہیں بلکہ ہم نے کوشش کی ہے کہ تمام ان چینلز کو take up کریں جو زیادہ خستہ حال ہیں اور اس کی مثال LCC system کی ہے جس میں LCC East اور West کو اپ گریڈ کیا گیا ہے جو کہ گوجرانوالہ، حافظ آباد، ننکانہ صاحب، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ کے علاقوں کو سیراب کرتا ہے اور یہ منصوبہ جاپان کی معاونت سے 14۔ ارب روپے کی خطیر رقم میں تکمیل

کو پہنچا ہے۔ اسی طرح ہم نے Punjab Irrigation System Improvement Project کے ذریعے 6۔ارب روپے کی لاگت سے 6 اضلاع کے اندر 50 کیوسک اور اس سے کم والی نہروں کو پختہ کیا ہے تاکہ کسانوں کو equal distribution کے تحت water ensure ہو سکے۔ پوٹھوہار کا علاقہ بارانی علاقہ ہے وہاں پر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے 57 سمال ڈیم بنا رکھے ہیں تاکہ وہاں رقبے آباد ہوں اور پیداوار زیادہ ہو سکے۔ اس وقت ان 57 ڈیمز سے 45 ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے۔ اسی طرح 12 نئے ڈیمز پائپ لائن میں ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دو سالوں میں مکمل ہو جائیں گے اور یوں یہ رقبہ 75 ہزار ایکڑ تک پہنچ جائے گا۔ یہی نہیں بلکہ میاں محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں Pothohar Climate Smart Irrigated Agriculture Programme شروع کیا گیا ہے جو کہ 30۔ ارب روپے پر محیط ہے اور اس میں نئے سمال ڈیم کی تعمیر اور پرانے ڈیمز کی rehabilitation شامل ہے اور اسی طرح بنجر زمین کو آباد کرنا بھی اس منصوبے میں شامل ہے۔ اسی طرح High Efficiency Irrigation System کو بھی متعارف کرایا جانا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ منصوبہ لاگو ہو جانے کے بعد علاقے کے اندر ایک انقلاب برپا ہو جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں غربت کا بھی خاتمہ ہوگا اور ملکی ترقی میں بھی اضافہ ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ محکمہ اریگیشن تھل کینال فیز-II کو take up کر رہا ہے اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد ایک لاکھ 94 ہزار رقبہ قابل کاشت ہو جائے گا اور یہ ضلع لیہ اور بھکر کے عوام کے لئے ایک تحفہ ہوگا۔ اس سے وہاں پر غربت کا خاتمہ ہوگا اور پاکستان کے لئے ایک ترقی کا موجب بنے گا۔ اسی طرح رسول بیراج سے جلال پور کینال نکالی جا رہی ہے جس کے ذریعے ایک لاکھ 60 ہزار ایکڑ رقبہ قابل کاشت ہو سکے گا، یہ پنڈ دادن خان اور خوشاب کے علاقے کو سیراب کرے گی اور یوں اس علاقے کی غربت بھی ختم ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے پاکستان کی ترقی میں بھی اضافہ ہوگا۔ آپ کے علم میں ہے کہ دنیا کے اندر global warming ہو رہی ہے اس global warming سے پاکستان بھی متاثر ہو رہا ہے، گلیشئرز melt ہو رہے ہیں اور ہمارا season cycle بھی تبدیل ہو رہا ہے۔ گزشتہ چار پانچ سالوں سے صوبے کے اندر فلڈز بہت زیادہ آئے ہیں اور ہمارا عملہ ہر سال بہترین طریقے سے فلڈ کی منصوبہ بندی کرتا ہے، اپنے آپ کو فلڈ fighting کے لئے تیار بھی رکھتا ہے اور flood fighting کرتا بھی ہے۔ ہم نے مختلف دریاؤں پر 21 میل لمبے فلڈ بند بنا رکھے ہیں، اسی طرح ہم نے ہزاروں کی تعداد میں flood river draining works بنا رکھے ہیں تاکہ ہم آنے والے دنوں میں فلڈز کو روک سکیں۔

اسی طرح ہم نے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں hill torrents سے بچاؤ کے لئے water dispersion structure خطیر رقم سے قائم کی تاکہ وہاں لوگوں کو فلڈ کی تباہ کاریوں سے بچایا جا سکے۔ اسی طرح نارووال ، سیالکوٹ اور میانوالی کے سیلابی نالوں کی اپ گریڈیشن اور rehabilitation کی جارہی ہے تاکہ وہاں کے علاقے کے لوگوں کو سیلاب سے بچایا جا سکے۔ ہم نے ایک flood risk assessment unite قائم کیا ہے جو کہ پانی بہاؤ کی جانچ کرے گا کہ کس طرف زیادہ بڑھتا ہے اور اگر بڑھے گا تو اس سے پہلے شہر اور آبادیوں کو آگاہ کر دیا جائے گا تاکہ وہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچ سکیں۔ اسی طرح جتنا بھی existence infrastructure ہے اس کو مضبوط کیا جائے گا تاکہ آنے والے دنوں میں فلڈ سے بچاؤ کے بہتر انتظامات کئے جا سکیں۔ ہم نے 1.6 بلین کی لاگت سے ایک pilot project کے طور پر دریا ستلج پر ایک ڈیم کا منصوبہ بنایا ہے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے ایوان پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 23۔فروری 2016 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

question REGARDING-

-Regularization of Male Social Mobilizers in Population Welfare Department *(Question No. 6523*)* 1380

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Abundance of illegal factories in most of areas of Lahore in connivance with the Environment Protection Department 1416

-Affiliation of Medical Colleges with Pakistan Medical and Dental Council 1775

-Corruption in Registry Branches of all towns of Lahore 1411, 1776

-Deaths of children due to not covering sewerage man holes in Lahore 1420

-Decrease in agricultural production due to weather changings 1779

-Defective sewerage system in most areas of Lahore 1413

-Defective ventilators in Sir Ganga Ram Hospital Lahore 1654

-Delay in recruitment of security guards for primary schools 1409

-Failure of Agriculture Department in provision of standard seeds and fertilizers 1418

-Failure of government in improvement of worst condition of Sheikh Zayed Hospital Lahore 1423, 1777

-Grabbing by human smugglers and agents 1770

-Non-availability of graveyard in UCs 84 and 90 Bund Road Lahore 1771

-Non-availability of health facilities in Sir Ganga Ram Hospital Lahore 1419

-Possession over PA House situated at Marri Pachadh, Rajanpur 1770

-Sale of soil from Chung Forest Sharaqpur Sub Division at nominal rates 1563

-Spread of "Samad Bond" addiction in youngs in Kasur 1412

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-17th, 18th, 19th &22nd February, 2016 1351,1489,1621,1721

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Failure of government in improvement of worst condition of Sheikh Zayed Hospital Lahore 1423

point of order REGARDING- 1769

-Demand for establishment of grains market in Pakpattan

AHMED KHAN BHACHER. MR.

DISCUSSION On-

-ORANGE LINE TRAIN 1610

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Branches working under Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 6900*)* 1665
-Employees of Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 988)* 1685
-Loans issued by Cooperative Banks *(Question No. 987)* 1684

AHMED SAEED, QAZI

Privilege motion REGARDING-
-Refusal to attend telephone of MPA by SDO Canal Paka Larran tehsil Liaqatpur 1766

AKHTAR ALI, BAO

DISCUSSION On-
-ORANGE LINE TRAIN 1604

questions REGARDING-
-Employees of Social Welfare Department in Narowal *(Question No. 850)* 1395
-Women welfare institutions of Zakat and Ushr Department in Hafizabad *(Question No. 844)* 1679

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015 (Bill No.7 of 2016) 1650

ALA-UD-DIN, SHEIKH

Rules of Procedure-
-Motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 1454

AMJAD ALI JAVAID, MR.

questions REGARDING-
-Details about allotment of plots/houses in Labour Colonies *(Question No. 869)* 1547
-Details about "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in district Toba Tek Singh *(Question No. 6069*)* 1359
-Educational scholarships out of Zakat Fund in district Toba Tek Singh *(Question No. 7080*)* 1641
-Establishment of "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in Toba Tek Singh *(Question No. 999)* 1403
-Financial aid to students of private schools out of Zakat Fund *(Question No. 6301*)* 1634
-Flour Mills in Toba Tek Singh *(Question No. 7063*)* 1748
-Funds allocated for religious schools by Zakat and Ushr Department 1669

PAGE NO.

(Question No. 539) 1527
-Newspapers published from Toba Tek Singh (Question No. 7070*) 1498
-Office of Social Security in Toba Tek Singh (Question No. 4923*)
-Offices and staff of Cooperatives Department in Toba Tek Singh 1674
(Question No. 713)
-Welfare Centre of Population Welfare Department in district 1367
Toba Tek Singh (Question No. 6317*) 1733
-Working women hostel in Toab Tek Singh (Question No. 6070*)
ASHFAQ SARWAR, RAJA (Minister for Labour & Human Resources)

Answers to the questions REGARDING-
-Details about allotment of plots/houses in Labour Colonies 1548
(Question No. 869) 1540
-Details about bricks kilns in Lahore (Question No.567)
-Details about dispensaries working under administrative control of 1525
Social Welfare Department in Bahawalnagar (Question No. 6512*) 1538
-Details about flats of industrial labourers (Question No. 548) 1543
-Details about hospitals and dispensaries in Gujrat (Question No. 649)
-Details about labourers in Punjab Workers Welfare Board Faisalabad 1532
(Question No. 360)
-Details about medical treatment of workers in Punjab Employees 1545
Social Security Institute Faisalabad (Question No. 651) 1528
-Details about revised pay scales of employees of PESSI (Question No. 7208*) 1547
-Details about Social Security Hospital Nankana Sahib (Question No. 704) 1529
-Forced labour by kiln labourers (Question No. 73)
-Government steps taken for recruitment of labour in factories 1527
from local areas (Question No. 6987*) 1534
-Institutions of workers welfare in Gujranwala (Question No. 510) 1542
-Institutions of workers welfare in Gujrat (Question No. 648) 1526
-Registered factories in Bahawalnagar (Question No. 6515*)
ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING- 1744
-Details about Punjab Food Authority in Gujranwala (Question No. 7051*)
-Funds and performance of Population Welfare Department Gujranwala 1399
(Question No. 897) 1533
-Institutions of workers welfare in Gujranwala (Question No. 510) 1540
-Offices of Information Department in Gujranwala (Question No. 1143)
ASIF MEHMOOD, MR.
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-17th February, 2016 1473
-22nd February, 2016 1778

PAGE NO.

Rules of Procedure-

-Motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 1452

AYESHA JAVED, MRS.

question REGARDING-

-Details about map of LDA Employees Housing Scheme Lahore *(Question No. 269*)* 1625

B

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about storage wheat in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi Division *(Question No. 7163*)* 1758

-Details about wheat stored in the province *(Question No. 1188)* 1765

-Government steps for control over preparation of substandared ghee and cooking oil in Sargodha *(Question No. 855)* 1764

-Wheat godowns in district Gujrat *(Question No.497)* 1762

-Wheat godowns in PP-102 Gujranwala *(Question No. 619)* 1763

-Wheat purchase centres in district Gujrat *(Question No. 496)* 1761

-Wheat purchase centres in tehsil Daska *(Question No. 1153*)* 1765

BILLS -

-The Canal and Drainage (Amendment) Bill 2015 (Bill No.53 of 2015) *(Considered and passed by the House)* 1471-1475

-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 *(Introduced in the House)* 1470

-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 *(Introduced in the House)* 1470

-The University of Okara Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1475-1486

	PAGE NO.

C

Call attention Notices REGARDING

-Details about martyrdom of Police Employees at Police Check Post Allama Iqbal Town Lahore	1780
-Murder of a citizen during robbery	1560
-Murder of a citizen in result of firing near Dera Guro, Gujranwala	1560
-Robbery at Mr. Farooq's house in Usman Park, Sialkot	1562
-Robbery at Mr. Umar Saleem's house in DHA Lahore	1561
-Update of murder case of Ex Law Minister	1560

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

COOPERATIVES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area of Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7157*)*	1644
-Branches of Cooperative Bank in Gujrat *(Question No. 6978*)*	1632
-Branches of Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 942*)*	1681
-Branches of Provincial Cooperative Bank in Faisalabad Division *(Question No. 6291*)*	1663
-Branches working under Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 6900*)*	1665
-Cooperative Housing Societies in Sheikhupura *(Question No. 7114*)*	1668
-Defaulters of Cooperative Bank in district Gujrat *(Question No. 612)*	1671
-Details about map of LDA Employees Housing Scheme Lahore *(Question No. 269*)*	1625
-Employees of Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 988)*	1685
-Loans granted by Cooperative Banks district Kasur during 2013-14 *(Question No. 856)*	1676
-Loans issued by Cooperative Banks *(Question No. 6945*& 987)*	1660, 1684
-Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7156*)*	1627
-Number of Cooperative Socities in Toba Tek Singh *(Question No. 941)*	1680
-Offices and staff of Cooperatives Department in Toba Tek Singh *(Question No. 713)*	1674
-Recruitments in Cooperative Bank *(Question No. 1054)*	1685
-Recruitments in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6946)*	1667
-Registered Cooperative Societies in Faisalabad *(Question No. 6586*)*	1638

D

DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Irrigation 1789
-Orange Line Train 1569,1686,1781

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-

-Branches of Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 942*)* 1681
-Details about revised pay scales of employees of PESSI *(Question No. 7208*)* 1528
-Details about Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 6972*)* 1384
-Number of Cooperative Socities in Toba Tek Singh *(Question No. 941)* 1680

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Defective ventilators in Sir Ganga Ram Hospital Lahore 1654
-Sale of soil from Chung Forest Sharaqpur Sub Division at nominal rates 1563

DISCUSSION On-

-ORANGE LINE TRAIN 1686

questions REGARDING-

-Area of Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7157*)* 1644
-Details about bric-a-bracs preserved in Lahore Museum *(Question No. 6572*)* 1523
-Funds of Provincial Zakat Council *(Question No. 658)* 1673
-Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7156*)* 1627
-Punjab Arts Council *(Question No. 6573*)* 1504
-Social Welfare Societies of tehsil Jarranwala Faisalabad *(Question No. 7198*)* 1389

Rules of Procedure-

-Motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 1450

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING-

-Cooperative Housing Societies in Sheikhupura *(Question No. 7114*)* 1668

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***
-On sad demise of wife of Mian Meraj ud Din (Ex Minister) and mother-in-law of Dr. Nausheen Hamid, MPA 1559
FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1754
-Collection of Sugar Cess Fund in Faisalabad *(Question No. 7036*)* 1728
-Details about ice prepared by dirty water *(Question No. 3039*)* 1738
-Details about owners and dues of Sugar Mills of the Punjab *(Question No. 6966*)* 1744
-Details about Punjab Food Authority in Gujranwala *(Question No. 7051*)* 1757
-Details about storage wheat in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi Division *(Question No. 7163*)* 1765
-Details about wheat stored in the province *(Question No. 1188)* 1748
-Flour Mills in Toba Tek Singh *(Question No. 7063*)* 1755
-Godowns of Food Department in Narowal *(Question No. 7159*)* 1763
-Government steps for control over preparation of substandared ghee and cooking oil in Sargodha *(Question No. 855)* 1752
-Increase in number of wheat godowns in Sahiwal *(Question No. 7141*)* 1762
-Wheat godowns in district Gujrat *(Question No.497)* 1755
-Wheat godowns in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi *(Question No. 7168*)* 1763
-Wheat godowns in PP-102 Gujranwala *(Question No. 619)* 1760
-Wheat purchase centres in district Gujrat *(Question No. 496)* 1764
-Wheat purchase centres in tehsil Daska *(Question No. 1153*)*
FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

question REGARDING- 1399
-Members of District Committees of Punjab Bait-ul-Maal *(Question No. 982)*

G

GHULAM MURTAZA, CH.
DISCUSSION On-

-ORANGE LINE TRAIN 1701

h

HAMEEDA WAHEED UD DIN, MS. *(Minister for Women Development)*

Answers to the questions REGARDING-
-Number of offices of Women Development Department in Lahore 1725

PAGE NO.

(Question No. 2813)*
-Offices of Women Development Department in Bahawalnagar 1762
(Question No. 880) 1734
-Working women hostel in Toab Tek Singh *(Question No. 6070*)* 1759
-Working women hostel in Vehari *(Question No.6)*

HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED *(Minister for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING-

-Dispensaries of Social Welfare Department in Rawalpindi 1402
(Question No. 994) 1395
-Employees of Social Welfare Department in Narowal *(Question No. 850)*
-Establishment of "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in 1403
Toba Tek Singh *(Question No. 999)*
-Funds allocated by Social Welfare Department for child welfare 1404
(Question No. 1043)* 1397
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 939)* 1398
-Institutions of Social Welfare in Narowal *(Question No. 962)* 1405
-Institutions of women development in PP-152 Lahore *(Question No. 1044)* 1400
-Members of District Committees of Punjab Bait-ul-Maal *(Question No. 982)* 1402
-Number of NGOs in Gujrat *(Question No. 995)* 1392
-Registered NGOs in the province *(Question No. 6710*)* 1394
-Social Welfare Projects in the province *(Question No. 6711*)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 1728
-Details about ice prepared by dirty water *(Question No. 3039*)* 1538
-Establishment of Punjab Information Commission *(Question No. 837)*

I

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1515
-Budget of DGPR *(Question No. 7030*)*
-Details about bric-a-bracs preserved in Lahore Museum 1523
(Question No. 6572)* 1532
-Details about Lahore Arts Council *(Question No. 439)* 1536
-Details about staff of district Information Office Gujrat *(Question No. 529)* 1538
-Establishment of Punjab Information Commission *(Question No. 837)*
-Newspapers and periodicals published from Faisalabad Division 1524
(Question No. 6583)* 1527
-Newspapers published from Toba Tek Singh *(Question No. 7070*)* 1540
-Offices of Information Department in Gujranwala *(Question No. 1143)* 1531

PAGE NO.

-Offices of Information Department in Lahore *(Question No. 437)*
-Provision of funds to Alhamra Arts Council Lahore *(Question No. 6684*)* 1512
-Punjab Arts Council *(Question No. 6573*)* 1504

IRRIGATION-
-General discussion 1789

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.
DISCUSSION On-
-Orange Line Train 1707

JAVED AKHTAR, MR.
point of order REGARDING- 1651
-Appointment of Chairman Zakat Committee

K

KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Abundance of illegal factories in most of areas of Lahore in connivance with the Environment Protection Department 1416
DISCUSSION On-
-ORANGE LINE TRAIN 1708
questions REGARDING-
-Details about staff of district Information Office Gujrat *(Question No. 529)* 1536
-Loans issued by Cooperative Banks *(Question No. 6945*)* 1660
-Recruitments in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6946)* 1667
-Wheat godowns in district Gujrat *(Question No.497)* 1762
-Wheat purchase centres in district Gujrat *(Question No. 496)* 1760

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)***
points of order (ANSWERS) REGARDING-
-Advertisement for illegal recruitments in Punjab Constabulary 1652
-Forced marriage of a minor Christian girl in Diatipura Sialkot 1653

KHURAM SHAHZAD, MR.
DISCUSSION On-
-ORANGE LINE TRAIN 1703

PAGE NO.

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN
DISCUSSION On-
-ORANGE LINE TRAIN 1592

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Child labour in district Jhelum *(Question No. 1089*)* 1493
-Details about allotment of plots/houses in Labour Colonies *(Question No. 869)* 1547
-Details about bricks kilns in Lahore *(Question No.567)* 1539
-Details about dispensaries working under administrative control of Social Welfare Department in Bahawalnagar *(Question No. 6512*)* 1525
-Details about flats of industrial labourers *(Question No. 548)* 1537
-Details about hospitals and dispensaries in Gujrat *(Question No. 649)* 1542
-Details about labourers in Punjab Workers Welfare Board Faisalabad *(Question No. 360)* 1531
-Details about medical treatment of workers in Punjab Employees Social Security Institute Faisalabad *(Question No. 651)* 1545
-Details about revised pay scales of employees of PESSI *(Question No. 7208*)* 1528
-Details about Social Security Hospital Nankana Sahib *(Question No. 704)* 1546
-Establishment of Social Security Medical College in Faisalabad *(Question No. 6302*)* 1508
-Forced labour by kiln labourers *(Question No. 73)* 1529
-Government steps taken for recruitment of labour in factories from local areas *(Question No. 6987*)* 1527
-Institutions of workers welfare in Gujranwala *(Question No. 510)* 1533
-Institutions of workers welfare in Gujrat *(Question No. 648)* 1541
-Marriage Grant for daughters of labourers in Lahore *(Question No. 7155*)* 1519
-Office of Social Security in Toba Tek Singh *(Question No. 4923*)* 1498
-Registered factories in Bahawalnagar *(Question No. 6515*)* 1525

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LUBNA FAISAL, MRS.

question REGARDING-
-Government steps taken for recruitment of labour in factories from local areas *(Question No. 6987*)* 1527

M

MAJID ZAHOOR, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Orange Line Train 1705
MANAN KHAN, MR.

question REGARDING- 1755
-Godowns of Food Department in Narowal *(Question No. 7159*)*
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Deaths of children due to not covering sewerage man holes in Lahore 1421
-Defective sewerage system in most areas of Lahore 1413
DISCUSSION On-
1578, 1784,1786
-ORANGE LINE TRAIN

Rules of Procedure- 1444
-Motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997
MINISTER FOR COOPERATIVES
-See under Muhammad Iqbal Channer, Malik
MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
MINISTER FOR IRRIGATION

-SEE UNDER YAWAR ZAMAN, MIAN
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar, Raja
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR POPULATION WELFARE
-See under Zakia Shahnawa Khan, Mrs.
MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Haroon Ahmed Sultan Bokhari, Syed
MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT
-See under Hameeda Waheed ud Din, Ms.
MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Nadeem Kamran, Malik
MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Delay in recruitment of security guards for primary schools 1409
-Non-availability of health facilities in Sir Ganga Ram Hospital

PAGE NO.

Lahore 1419
-Spread of "Samad Bond" addiction in youngs in Kasur 1412

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

Call attention Notice REGARDING 1562
-Robbery at Mr. Farooq's house in Usman Park, Sialkot

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

DISCUSSION On- 1712
-ORANGE LINE TRAIN

question REGARDING- 1401
-Dispensaries of Social Welfare Department in Rawalpindi *(Question No. 994)*

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*

Answers to the questions REGARDING- 1515
-Budget of DGPR *(Question No. 7030*)* 1512
-Provision of funds to Alhamra Arts Council Lahore *(Question No. 6684*)* 1504
-Punjab Arts Council *(Question No. 6573*)*

DISCUSSION On- 1595
-ORANGE LINE TRAIN

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 1752
-Increase in number of wheat godowns in Sahiwal *(Question No. 7141*)* 1394
-Population Welfare Centres in district Sahiwal *(Question No. 584)*

MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. *(Parliamentary Seceretary for Food)*

Answers to the questions REGARDING- 1755
-Collection of Sugar Cess Fund in Faisalabad *(Question No. 7036*)* 1729
-Details about ice prepared by dirty water *(Question No. 3039*)*
-Details about owners and dues of Sugar Mills of the Punjab *(Question No. 6966*)* 1739
-Details about Punjab Food Authority in Gujranwala *(Question No. 7051*)* 1745
-Flour Mills in Toba Tek Singh *(Question No. 7063*)* 1749
-Godowns of Food Department in Narowal *(Question No. 7159*)* 1756
-Increase in number of wheat godowns in Sahiwal *(Question No. 7141*)* 1752
-Wheat godowns in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi *(Question No. 7168*)* 1756

PAGE NO.

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

question REGARDING- 1764

-Wheat purchase centres in tehsil Daska *(Question No. 1153*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

DISCUSSION On- 1597

-ORANGE LINE TRAIN

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 1559

-ON SAD DEMISE OF WIFE OF MIAN MERAJ UD DIN (EX MINISTER) AND MOTHER-IN-LAW OF DR. NAUSHEEN HAMID, MPA 1424

Point of order REGARDING- 1515

-Demand for making security arrangements for government schools

question REGARDING-

-Budget of DGPR *(Question No. 7030*)*

MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Seceretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in district Toba Tek Singh *(Question No. 6069*)* 1359

-Details about Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 6972*)* 1384

-Handicraft Schools for women in district Lahore *(Question No. 6844*)* 1376

-Institutions of Social Welfare in Gujrat *(Question No. 6043*)* 1356

-Old Age Homes in Faisalabad *(Question No. 6996*)* 1387

-Social Welfare Societies of tehsil Jarranwala Faisalabad *(Question No. 7198*)* 1390

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

question REGARDING- 1683

-Zakat and Ushr Committees in district Chiniot *(Question No. 1139)*

MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK *(Minister for Cooperatives)*

Answers to the questions REGARDING- 1645

-Area of Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7157*)* 1632

-Branches of Cooperative Bank in Gujrat *(Question No. 6978*)*

-Branches of Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 942*)* 1682

PAGE NO.

-Branches of Provincial Cooperative Bank in Faisalabad Division *(Question No. 6291*)* 1663
-Branches working under Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 6900*)* 1665
1668
-Cooperative Housing Societies in Sheikhupura *(Question No. 7114*)* 1671
-Defaulters of Cooperative Bank in district Gujrat *(Question No. 612)*
-Details about map of LDA Employees Housing Scheme Lahore *(Question No. 269*)* 1625
1685
-Employees of Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 988)*
-Loans granted by Cooperative Banks district Kasur during 2013-14 *(Question No. 856)* 1676
1660,1684
-Loans issued by Cooperative Banks *(Question No. 6945*& 987)* 1628
-Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7156*)* 1680
-Number of Cooperative Socities in Toba Tek Singh *(Question No. 941)*
-Offices and staff of Cooperatives Department in Toba Tek Singh *(Question No. 713)* 1674
1685
-Recruitments in Cooperative Bank *(Question No. 1054)* 1667
-Recruitments in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6946)* 1638
-Registered Cooperative Societies in Faisalabad *(Question No. 6586*)*

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-

-Details about dispensaries working under administrative control of Social Welfare Department in Bahawalnagar *(Question No. 6512*)* 1525
-Offices of Women Development Department in Bahawalnagar *(Question No. 880)* 1762
1525
-Registered factories in Bahawalnagar *(Question No. 6515*)*

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

DISCUSSION On-

-Orange Line Train 1710

QUESTION regarding-

-Establishment of Social Security Medical College in Faisalabad *(Question No. 6302*)* 1508

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 1523

-Details about bric-a-bracs preserved in Lahore Museum *(Question No. 6572*)* 1533
-Details about Lahore Arts Council *(Question No. 439)* 1536
-Details about staff of district Information Office Gujrat *(Question No. 529)* 1538
-Establishment of Punjab Information Commission *(Question No. 837)*
-Newspapers and periodicals published from Faisalabad Division *(Question No. 6583*)* 1524
1527
-Newspapers published from Toba Tek Singh *(Question No. 7070*)* 1541

PAGE NO.

-Offices of Information Department in Gujranwala *(Question No. 1143)* 1531
-Offices of Information Department in Lahore *(Question No. 437)*

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-ORANGE LINE TRAIN 1607

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.
point of order REGARDING- 1427
-Demand for submission of report about Privilege Motion

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
DISCUSSION On-
-ORANGE LINE TRAIN 1698

MURAD RAAS, DR.
questions REGARDING- 1656
-Distribution of zakat in Lahore in 2013-14 *(Question No. 7134*)*
-Funds allocated by Social Welfare Department for child welfare *(Question No. 1043*)* 1404
-Funds of Zakat Committees of PP-152 Lahore *(Question No. 7133*)* 1666
-Handicraft Schools for women in district Lahore *(Question No. 6844*)* 1375
-Institutions of women development in PP-152 Lahore *(Question No. 1044)* 1404
-Recruitments in Cooperative Bank *(Question No. 1054)* 1685

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-17th, 18th, 19th & 22nd February, 2016 1354,1492,1624,1724

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*
Answers to the questions REGARDING- 1656
-Distribution of zakat in Lahore in 2013-14 *(Question No. 7134*)*
-Educational scholarships out of Zakat Fund in district Toba Tek Singh *(Question No. 7080*)* 1642
-Financial aid to students of private schools out of Zakat Fund *(Question No. 6301*)* 1635
-Funds allocated for religious schools by Zakat and Ushr Department *(Question No. 539)* 1670
-Funds granted to Zakat and Ushr Committees in district Gujrat *(Question No. 742)* 1677
-Funds issued to Gujranwala Division by Zakat and Ushr Department 1681

PAGE NO.

(Question No. 1064) 1673
-Funds of Provincial Zakat Council *(Question No. 658)* 1666
-Funds of Zakat Committees of PP-152 Lahore *(Question No. 7133*)* 1678
-Procedure of formation of Zakat and Ushr Committees *(Question No. 744)*
-Women welfare institutions of Zakat and Ushr Department in Hafizabad 1679
(Question No. 844) 1683
-Zakat and Ushr Committees in district Chiniot *(Question No. 1139)* 1676
-Zakat Committees in district Gujrat *(Question No. 741)*
1651

point of order (ANSWER) REGARDING-

-Appointment of Chairman Zakat Committee

NAUSHEEN HAMID, DR.

Call attention Notices REGARDING

-Details about martyrdom of Police Employees at Police Check Post 1780
Allama Iqbal Town Lahore 1561
-Robbery at Mr. Umar Saleem's house in DHA Lahore

questions REGARDING- 1725

-Number of offices of Women Development Department in Lahore 1512
(Question No. 2813)*
-Provision of funds to Alhamra Arts Council Lahore
(Question No. 6684)*

NAVEED ALI, MIAN *(Parliamentary Secretary for Labour & Human Resource)*

Answers to the questions REGARDING- 1493

-Child labour in district Jhelum *(Question No. 1089*)*
-Establishment of Social Security Medical College in Faisalabad 1508
(Question No. 6302)* 1520
-Marriage Grant for daughters of labourers in Lahore *(Question No. 7155*)* 1498
-Office of Social Security in Toba Tek Singh *(Question No. 4923*)*

PAGE NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding- 1417
-Abundance of illegal factories in most of areas of Lahore in connivance
with the Environment Protection Department 1775
-Affiliation of Medical Colleges with Pakistan Medical and 1776
Dental Council 1421
-Corruption in Registry Branches of all towns of Lahore 1779
-Deaths of children due to not covering sewerage man holes in Lahore 1413
-Decrease in agricultural production due to weather changings 1655
-Defective sewerage system in most areas of Lahore 1410
-Defective ventilators in Sir Ganga Ram Hospital Lahore
-Delay in recruitment of security guards for primary schools 1777
-Failure of government in improvement of worst condition of 1770
Sheikh Zayed Hospital Lahore 1771
-Grabbing by human smugglers and agents
-Non-availability of graveyard in UCs 84 and 90 Bund Road Lahore 1419
-Non-availability of health facilities in Sir Ganga Ram Hospital 1564
Lahore
-Sale of soil from Chung Forest Sharaqpur Sub Division at nominal rates

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-
-Details about bricks kilns in Lahore *(Question No.567)*
-Details about Lahore Arts Council *(Question No. 439)* **1539**
-Government steps for control over preparation of substandared 1532
ghee and cooking oil in Sargodha *(Question No. 855)*
-Loans granted by Cooperative Banks district Kasur during 2013-14
(Question No. 856)
-Offices of Information Department in Lahore *(Question No. 437)* **1763**

1676

1531

O

ORANGE LINE TRAIN-
-General discussion 1569,1686,1781

PAGE NO.

P

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FOOD
-See under Muhammad Asad Ullah, Ch.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE

-SEE UNDER NAVEED ALI, MIAN

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-SEE UNDER MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI

points of order REGARDING- 1651
-Advertisement for illegal recruitments in Punjab Constabulary 1651
-Appointment of Chairman Zakat Committee 1769
-Demand for establishment of grains market in Pakpattan 1424
-Demand for making security arrangements for government schools 1768
-Demand for rehabilitation of Flood Bank of Moza Nagran, Jhelum 1427
-Demand for submission of report about Privilege Motion 1549, 1653
-Forced marriage of a minor Christian girl in Diatipura Sialkot

POPULATION WELFARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about Population Welfare Centres of Rawalpindi *(Question No. 5779*)* 1391
-Funds and performance of Population Welfare Department Gujranwala *(Question No. 897)* 1399
-Medical Centres working under Population Welfare Department *(Question No. 5893*)* 1363
-Population Welfare Centres in district Nankana Sahib 1372
(Question No. 6333)* 1394
-Population Welfare Centres in district Sahiwal *(Question No. 584)* 1396
-Population Welfare Centres in Gujrat *(Question No. 624)*
-Posting of District Population Officer in Nankana Sahib *(Question No. 809)* 1397

	PAGE NO.
-Regularization of Male Social Mobilizers in Population Welfare Department *(Question No. 6523*)*	1380
-Welfare Centre of Population Welfare Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 6317*)*	1367

PAGE NO.

Privilege motions REGARDING-

-INSULTING BEHAVIOUR OF IN-CHARGE POLICE CHECK POST AIRPORT SOCIETY RAWALPINDI 1408

-Refusal to attend telephone of MPA by SDO Canal Paka Larran tehsil Liaqatpur 1766

Q

questions REGARDING-

COOPERATIVES DEPARTMENT-

-Area of Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7157*)* 1644
-Branches of Cooperative Bank in Gujrat *(Question No. 6978*)* 1632
-Branches of Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 942*)* 1681
-Branches of Provincial Cooperative Bank in Faisalabad Division *(Question No. 6291*)* 1663
-Branches working under Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 6900*)* 1665
-Cooperative Housing Societies in Sheikhupura *(Question No. 7114*)* 1668
-Defaulters of Cooperative Bank in district Gujrat *(Question No. 612)* 1671
-Details about map of LDA Employees Housing Scheme Lahore *(Question No. 269*)* 1625
-Employees of Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 988)* 1685
-Loans granted by Cooperative Banks district Kasur during 2013-14 *(Question No. 856)* 1676
-Loans issued by Cooperative Banks *(Question No. 6945*& 987)* 1660, 1684
-Model Town Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 7156*)* 1627
-Number of Cooperative Socities in Toba Tek Singh *(Question No. 941)* 1680
-Offices and staff of Cooperatives Department in Toba Tek Singh *(Question No. 713)* 1674
-Recruitments in Cooperative Bank *(Question No. 1054)* 1685
-Recruitments in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6946)* 1667
-Registered Cooperative Societies in Faisalabad *(Question No. 6586*)* 1638

FOOD DEPARTMENT-

-Collection of Sugar Cess Fund in Faisalabad *(Question No. 7036*)* 1754
-Details about ice prepared by dirty water *(Question No. 3039*)* 1728
-Details about owners and dues of Sugar Mills of the Punjab *(Question No. 6966*)* 1738
-Details about Punjab Food Authority in Gujranwala *(Question No. 7051*)* 1744
1757

PAGE NO.

-Details about storage wheat in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi 1765
Division *(Question No. 7163*)* 1748
-Details about wheat stored in the province *(Question No. 1188)* 1755
-Flour Mills in Toba Tek Singh *(Question No. 7063*)*
-Godowns of Food Department in Narowal *(Question No. 7159*)* 1763
-Government steps for control over preparation of substandared 1752
ghee and cooking oil in Sargodha *(Question No. 855)* 1762
-Increase in number of wheat godowns in Sahiwal *(Question No. 7141*)*
-Wheat godowns in district Gujrat *(Question No.497)* 1755
-Wheat godowns in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi 1763
(Question No. 7168)* 1760
-Wheat godowns in PP-102 Gujranwala *(Question No. 619)* 1764
-Wheat purchase centres in district Gujrat *(Question No. 496)*
-Wheat purchase centres in tehsil Daska *(Question No. 1153*)* 1515

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT- 1523
-Budget of DGPR *(Question No. 7030*)* 1532
-Details about bric-a-bracs preserved in Lahore Museum *(Question No. 6572*)* 1536
-Details about Lahore Arts Council *(Question No. 439)* 1538
-Details about staff of district Information Office Gujrat *(Question No. 529)*
-Establishment of Punjab Information Commission *(Question No. 837)* 1524
-Newspapers and periodicals published from Faisalabad Division 1527
(Question No. 6583)* 1540
-Newspapers published from Toba Tek Singh *(Question No. 7070*)* 1531
-Offices of Information Department in Gujranwala *(Question No. 1143)* 1512
-Offices of Information Department in Lahore *(Question No. 437)* 1504
-Provision of funds to Alhamra Arts Council Lahore *(Question No. 6684*)*
-Punjab Arts Council *(Question No. 6573*)* 1493

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-
-Child labour in district Jhelum *(Question No. 1089*)* 1547
-Details about allotment of plots/houses in Labour Colonies 1539
(Question No. 869)
-Details about bricks kilns in Lahore *(Question No.567)* 1525
-Details about dispensaries working under administrative control of 1537
Social Welfare Department in Bahawalnagar *(Question No. 6512*)* 1542
-Details about flats of industrial labourers *(Question No. 548)*
-Details about hospitals and dispensaries in Gujrat *(Question No. 649)* 1531
-Details about labourers in Punjab Workers Welfare Board Faisalabad
(Question No. 360) 1545
-Details about medical treatment of workers in Punjab Employees 1528
Social Security Institute Faisalabad *(Question No. 651)* 1546
-Details about revised pay scales of employees of PESSI *(Question No. 7208*)*
-Details about Social Security Hospital Nankana Sahib *(Question No. 704)* 1508
-Establishment of Social Security Medical College in Faisalabad 1529
(Question No. 6302)*
-Forced labour by kiln labourers *(Question No. 73)* 1527

PAGE NO.

-Government steps taken for recruitment of labour in factories 1533
from local areas *(Question No. 6987*)* 1541
-Institutions of workers welfare in Gujranwala *(Question No. 510)* 1519
-Institutions of workers welfare in Gujrat *(Question No. 648)* 1498
-Marriage Grant for daughters of labourers in Lahore *(Question No. 7155*)* 1525
-Office of Social Security in Toba Tek Singh *(Question No. 4923*)*
-Registered factories in Bahawalnagar *(Question No. 6515*)*

POPULATION WELFARE DEPARTMENT- 1391

-Details about Population Welfare Centres of Rawalpindi
(Question No. 5779)* 1399
-Funds and performance of Population Welfare Department Gujranwala
(Question No. 897) 1363
-Medical Centres working under Population Welfare Department
(Question No. 5893)* 1372
-Population Welfare Centres in district Nankana Sahib 1394
(Question No. 6333)* 1396
-Population Welfare Centres in district Sahiwal *(Question No. 584)*
-Population Welfare Centres in Gujrat *(Question No. 624)* 1397
-Posting of District Population Officer in Nankana Sahib
(Question No. 809) 1380
-Regularization of Male Social Mobilizers in Population Welfare
Department *(Question No. 6523*)* 1367
-Welfare Centre of Population Welfare Department in district
Toba Tek Singh *(Question No. 6317*)*

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT- 1359

-Details about "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in district 1384
Toba Tek Singh *(Question No. 6069*)*
-Details about Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 6972*)* 1401
-Dispensaries of Social Welfare Department in Rawalpindi 1395
(Question No. 994)
-Employees of Social Welfare Department in Narowal *(Question No. 850)* 1403
-Establishment of "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in
Toba Tek Singh *(Question No. 999)* 1404
-Funds allocated by Social Welfare Department for child welfare 1375
(Question No. 1043)* 1396
-Handicraft Schools for women in district Lahore *(Question No. 6844*)* 1356
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 939)* 1398
-Institutions of Social Welfare in Gujrat *(Question No. 6043*)* 1404
-Institutions of Social Welfare in Narowal *(Question No. 962)* 1399
-Institutions of women development in PP-152 Lahore *(Question No. 1044)* 1402
-Members of District Committees of Punjab Bait-ul-Maal *(Question No. 982)* 1386
-Number of NGOs in Gujrat *(Question No. 995)* 1392
-Old Age Homes in Faisalabad *(Question No. 6996*)* 1393
-Registered NGOs in the province *(Question No. 6710*)*
-Social Welfare Projects in the province *(Question No. 6711*)* 1389

PAGE NO.

-Social Welfare Societies of tehsil Jarranwala Faisalabad *(Question No. 7198*)*

WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT- 1725

-Number of offices of Women Development Department in Lahore *(Question No. 2813*)* 1762

-Offices of Women Development Department in Bahawalnagar 1733 *(Question No. 880)* 1759

-Working women hostel in Toab Tek Singh *(Question No. 6070*)*

-Working women hostel in Vehari *(Question No.6)* 1656

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

-Distribution of zakat in Lahore in 2013-14 *(Question No. 7134*)* 1641

-Educational scholarships out of Zakat Fund in district Toba Tek Singh *(Question No. 7080*)* 1634

-Financial aid to students of private schools out of Zakat Fund *(Question No. 6301*)* 1669

-Funds allocated for religious schools by Zakat and Ushr Department *(Question No. 539)* 1677

-Funds granted to Zakat and Ushr Committees in district Gujrat *(Question No. 742)* 1681

-Funds issued to Gujranwala Division by Zakat and Ushr Department 1673 *(Question No. 1064)* 1666

-Funds of Provincial Zakat Council *(Question No. 658)*

-Funds of Zakat Committees of PP-152 Lahore *(Question No. 7133*)* 1678

-Procedure of formation of Zakat and Ushr Committees *(Question No. 744)* 1679

-Women welfare institutions of Zakat and Ushr Department in Hafizabad 1683 *(Question No. 844)* 1675

-Zakat and Ushr Committees in district Chiniot *(Question No. 1139)*

-Zakat Committees in district Gujrat *(Question No. 741)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-17th February, 2016 1473

-19th February, 2016 1716

-22nd February, 2016 1778,1792

R

RAFAQAT HUSSAIN GUJJAR, ADVOCATE, CH.

question REGARDING- 1763

-Wheat godowns in PP-102 Gujranwala *(Question No. 619)*

RAHEELA ANWAR, MRS.

DISCUSSION On-

PAGE NO.

1694

-ORANGE LINE TRAIN 1768

point of order REGARDING-

-Demand for rehabilitation of Flood Bank of Moza Nagran, Jhelum 1493

1519

questions REGARDING-

-Child labour in district Jhelum *(Question No. 1089*)*

-Marriage Grant for daughters of labourers in Lahore *(Question No. 7155*)*

RAMESH SINGH ARORA, MR.

question REGARDING- 1398

-Institutions of Social Welfare in Narowal *(Question No. 962)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 1353,1491,1623,1723
-17th, 18th, 19th &22nd February, 2016

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Appropriation Accounts of the Forest Department Government of the Punjab for 2013-14 1566
-Audit of Accounts of Government of Punjab Appropriation Accounts for 2013-14 by Auditor General of Pakistan 1567
-Audit of Accounts of Government of Punjab Financial Statements for 2013-14 by Auditor General of Pakistan 1568
-Audit of Accounts of National Level Health Institutions Punjab 1569
-Audit of Accounts of Provincial Zakat Fund 1569
-Audit of Accounts of Public Sector Enterprises (Commercial Audit and Evaluation), Government of the Punjab by Auditor General of Pakistan 1567
-Audit of the Accounts of Government of the Punjab Revenue Receipt for 2013-14 1565
-Audit of the Civil Accounts of the Punjab for 2013-14 1565

-The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015 (Bill No.7 of 2016) 1650
-Technical Education and Vocational Training Authority for 2012-13 1568
-Works Accounts Government of the Punjab for 2013-14 by Auditor General of Pakistan 1566

Rules of Procedure-
-Motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 1430

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-19th February, 2016 1716
-22nd February, 2016 1792

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Canal and Drainage (Amendment) Bill 2015 (Bill No.53 of 2015) 1471
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 1470
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 1470
-The University of Okara Bill 2015 1476

PAGE NO.

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING
-Details about martyrdom of Police Employees at Police Check Post Allama Iqbal Town Lahore 1780
-Murder of a citizen during robbery 1560
-Murder of a citizen in result of firing near Dera Guro, Gujranwala 1560
-Robbery at Mr. Farooq's house in Usman Park, Sialkot 1562
-Robbery at Mr. Umar Saleem's house in DHA Lahore 1561
-UPDATE OF MURDER CASE OF EX LAW MINISTER 1560

DISCUSSION On- 1569,1715,1781,1785

-ORANGE LINE TRAIN 1425

point of order (ANSWER) REGARDING-
-Demand for making security arrangements for government schools 1566

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 1567
-Appropriation Accounts of the Forest Department Government of the Punjab for 2013-14 1568
-Audit of Accounts of Government of Punjab Appropriation Accounts for 2013-14 by Auditor General of Pakistan 1569
-Audit of Accounts of Government of Punjab Financial Statements for 2013-14 by Auditor General of Pakistan 1569
-Audit of Accounts of National Level Health Institutions Punjab 1567
-Audit of Accounts of Provincial Zakat Fund 1565
-Audit of Accounts of Public Sector Enterprises (Commercial Audit and Evaluation), Government of the Punjab by Auditor General of Pakistan 1565
-Audit of the Accounts of Government of the Punjab Revenue Receipt for 2013-14 1568
-Audit of the Civil Accounts of the Punjab for 2013-14 1566
-Technical Education and Vocational Training Authority for 2012-13
-WORKS ACCOUNTS GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR 2013-14 BY AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN

Rules of Procedure- 1446,1456
-Motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

SHAMEELA ASLAM, MRS.

question REGARDING- 1759

PAGE NO.

-Working women hostel in Vehari *(Question No.6)*

SHUNILA RUTH, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deaths of children due to not covering sewerage man holes in Lahore
DISCUSSION On-

-ORANGE LINE TRAIN **1420**

points of order REGARDING- 1691
-Advertisement for illegal recruitments in Punjab Constabulary
-Forced marriage of a minor Christian girl in Diatipura Sialkot 1651
1549, 1653

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in district Toba Tek Singh *(Question No. 6069*)* 1359
-Details about Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 6972*)* 1384
-Dispensaries of Social Welfare Department in Rawalpindi *(Question No. 994)* 1401
-Employees of Social Welfare Department in Narowal *(Question No. 850)* 1395
-Establishment of "Dar-ul-Amans" and "Old Age Homes" in Toba Tek Singh *(Question No. 999)* 1403
-Funds allocated by Social Welfare Department for child welfare *(Question No. 1043*)* 1404
-Handicraft Schools for women in district Lahore *(Question No. 6844*)* 1375
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 939)* 1396
-Institutions of Social Welfare in Gujrat *(Question No. 6043*)* 1356
-Institutions of Social Welfare in Narowal *(Question No. 962)* 1398
-Institutions of women development in PP-152 Lahore *(Question No. 1044)* 1404
-Members of District Committees of Punjab Bait-ul-Maal *(Question No. 982)* 1399
-Number of NGOs in Gujrat *(Question No. 995)* 1402
-Old Age Homes in Faisalabad *(Question No. 6996*)* 1386
-Registered NGOs in the province *(Question No. 6710*)* 1392
-Social Welfare Projects in the province *(Question No. 6711*)* 1393
-Social Welfare Societies of tehsil Jarranwala Faisalabad *(Question No. 7198*)* **1389**

T

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Branches of Provincial Cooperative Bank in Faisalabad Division *(Question No. 6291*)*
-Collection of Sugar Cess Fund in Faisalabad *(Question No. 7036*)*
-Details about flats of industrial labourers *(Question No. 548)*
-Details about labourers in Punjab Workers Welfare Board Faisalabad *(Question No. 360)* **1663**
-Details about medical treatment of workers in Punjab Employees Social Security Institute Faisalabad *(Question No. 651)* **1754**
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 939)*
-Medical Centres working under Population Welfare Department **1537** *(Question No. 5893*)*
-Newspapers and periodicals published from Faisalabad Division *(Question No. 6583*)* **1531**
-Old Age Homes in Faisalabad *(Question No. 6996*)*
-Registered Cooperative Societies in Faisalabad *(Question No. 6586*)*

1545

1396

1363

1524
1386
1638

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 1632
-Branches of Cooperative Bank in Gujrat *(Question No. 6978*)* 1671
-Defaulters of Cooperative Bank in district Gujrat *(Question No. 612)* 1542
-Details about hospitals and dispensaries in Gujrat *(Question No. 649)*
-Details about storage wheat in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi 1757 Division *(Question No. 7163*)* 1765
-Details about wheat stored in the province *(Question No. 1188)*
-Funds granted to Zakat and Ushr Committees in district Gujrat 1677 *(Question No. 742)*
-Funds issued to Gujranwala Division by Zakat and Ushr Department 1681 *(Question No. 1064)* 1356
-Institutions of Social Welfare in Gujrat *(Question No. 6043*)* 1541
-Institutions of workers welfare in Gujrat *(Question No. 648)* 1402
-Number of NGOs in Gujrat *(Question No. 995)* 1396
-Population Welfare Centres in Gujrat *(Question No. 624)* 1678

PAGE NO.

-Procedure of formation of Zakat and Ushr Committees *(Question No. 744)* 1755
-Wheat godowns in Gujranwala, Lahore and Rawalpindi *(Question No. 7168*)* 1675
-Zakat Committees in district Gujrat *(Question No. 741)*

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING- 1546
-Details about Social Security Hospital Nankana Sahib *(Question No. 704)* 1372
-Population Welfare Centres in district Nankana Sahib *(Question No. 6333*)*
-Posting of District Population Officer in Nankana Sahib *(Question No. 809)* 1397

TEHSEEN FAWAD, MRS.

question REGARDING-
-Details about Population Welfare Centres of Rawalpindi *(Question No. 5779*)* 1391

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Corruption in Registry Branches of all towns of Lahore 1411
-Failure of Agriculture Department in provision of standard seeds and fertilizers 1418
DISCUSSION On-
-ORANGE LINE TRAIN 1615

Rules of Procedure- 1451
-Motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Irrigation)*
DISCUSSION On-
-Irrigation 1789

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING- 1738
-Details about owners and dues of Sugar Mills of the Punjab *(Question No. 6966*)* 1529
-Forced labour by kiln labourers *(Question No. 73)* 1392

PAGE NO.

-Registered NGOs in the province *(Question No. 6710*)* 1393
-Social Welfare Projects in the province *(Question No. 6711*)*

WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Number of offices of Women Development Department in Lahore *(Question No. 2813*)* 1725
-Offices of Women Development Department in Bahawalnagar *(Question No. 880)* 1762
-Working women hostel in Toab Tek Singh *(Question No. 6070*)* 1733
-Working women hostel in Vehari *(Question No.6)* 1759

Z

ZAKIA SHAHNAWA KHAN, MRS. (*Minister for Population Welfare)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about Population Welfare Centres of Rawalpindi *(Question No. 5779*)* 1391
-Funds and performance of Population Welfare Department Gujranwala *(Question No. 897)* 1400
-Medical Centres working under Population Welfare Department *(Question No. 5893*)* 1364
-Population Welfare Centres in district Nankana Sahib *(Question No. 6333*)* 1372
-Population Welfare Centres in district Sahiwal *(Question No. 584)* 1394
-Population Welfare Centres in Gujrat *(Question No. 624)* 1396
-Posting of District Population Officer in Nankana Sahib *(Question No. 809)* 1397
-Regularization of Male Social Mobilizers in Population Welfare Department *(Question No. 6523*)* 1381
-Welfare Centre of Population Welfare Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 6317*)* 1367

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Distribution of zakat in Lahore in 2013-14 *(Question No. 7134*)* 1656
-Educational scholarships out of Zakat Fund in district Toba Tek Singh *(Question No. 7080*)* 1641
-Financial aid to students of private schools out of Zakat Fund *(Question No. 6301*)* 1634
-Funds allocated for religious schools by Zakat and Ushr Department *(Question No. 539)* 1669
-Funds granted to Zakat and Ushr Committees in district Gujrat *(Question No. 742)* 1677

PAGE NO.

-Funds issued to Gujranwala Division by Zakat and Ushr Department 1681
(Question No. 1064) 1673
-Funds of Provincial Zakat Council *(Question No. 658)* 1666
-Funds of Zakat Committees of PP-152 Lahore *(Question No. 7133*)* 1678
-Procedure of formation of Zakat and Ushr Committees *(Question No. 744)*
-Women welfare institutions of Zakat and Ushr Department in Hafizabad 1679
(Question No. 844) 1683
-Zakat and Ushr Committees in district Chiniot *(Question No. 1139)* 1675
-Zakat Committees in district Gujrat *(Question No. 741)*